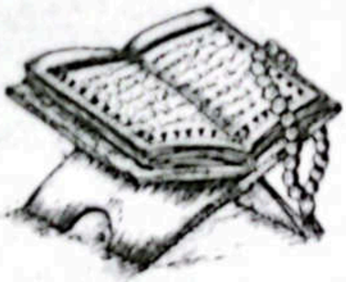

ترجمۃ القرآن المجید
جماعت ہشتم

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم	48
2	تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب	48
3	سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ	49
4	سُوْرَۃُ الدُّخَانِ	50
5	سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ	51
6	سُوْرَۃُ قٓ	53
7	سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ	54
8	سُوْرَۃُ الطُّوْرِ	55
9	سُوْرَۃُ النَّجْمِ	56
10	سُوْرَۃُ الْقَمَرِ	58
11	سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ	59
12	سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ	60
13	سُوْرَۃُ الْمُلْکِ	61
14	سُوْرَۃُ الْقَلَمِ	63
15	سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ	64
16	سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ	65
17	سُوْرَۃُ نُوْحٍ	66
18	سُوْرَۃُ الْجِنِّ	67
19	سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ	69
20	سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ	70
21	سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ	71
22	سُوْرَۃُ الدَّھْرِ	72
23	سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ	73
24	سُوْرَۃُ یُوْسُفَ	74
25	حضرت یوسف علیہ السلام (حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا تکلیف دہ دور)	76
26	حضرت یوسف علیہ السلام (حضرت یوسف علیہ السلام کا عروج)	78
27	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	80

☆☆☆

ترجمۃ القرآن المجید

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور رسول ہیں:
(a) پہلے (b) دوسرے (c) تیسرے **(d)** آخری

2- اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو مکمل فرمایا:
(a) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے
(b) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے (c) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے
(d) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے

3- اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے:
(a) تورات میں (b) زبور میں (c) انجیل میں **(d)** قرآن مجید میں

4- اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک جو لوگ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتے ہیں، وہ یقیناً بیعت کرتے ہیں:
(a) اللہ تعالیٰ ہی سے (b) فرشتوں سے
(c) انبیاء کرام علیہم السلام ہی سے (d) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی سے

5- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب وہ فرما رہے تھے غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے:
(a) اپنے چچا سے **(b)** اپنے ساتھی سے (c) اپنے غلام سے (d) اپنے داماد سے

6- اہلِ ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں:
(a) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (b) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
(c) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (d) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

7- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج (مطہرات) اہلِ ایمان کی ہیں:
(a) بہنیں **(b)** مائیں (c) خالائیں (d) دادیاں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- اللہ تعالیٰ نے اپنا دین کس پر مکمل فرمایا؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے دین کو مکمل فرمایا۔

2- اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے کیا قرار دیا؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے انسانوں کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کو اسوۂ حسنہ قرار دیا۔

3- تاج دارِ ختمِ نبوت کے بارے آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہیں محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

4- وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں پھینکی وہ (مشت بھر خاک) جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھینکی بلکہ (وہ) اللہ نے پھینکی تھی۔

5- قرآن مجید کے مطابق یقیناً واضح گمراہی میں کون پڑ گیا؟
جواب: جو اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً واضح گمراہی میں پڑ گیا۔

6- إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: بے شک وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔

تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب

معروضی سوالات

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے:
(a) تعوذ اور تسمیہ (b) سُبْحَانَ اللّٰهِ (c) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (d) اَللّٰهُ اَكْبَرُ

2- سجدۂ تلاوت والی آیات پر کرنا چاہیے:
(a) شکر (b) دُعا **(c)** سجدہ (d) رکوع

3- جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جارہی ہو تو اسے سننا چاہیے:
(a) خاموشی اور توجہ سے (b) شور ڈال کر
(c) بغیر توجہ کے (d) اپنی مرضی سے

4- اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں ہونی چاہیے:
(a) آرام کرتے ہوئے **(b)** تلاوت کرتے ہوئے
(c) سفر کرتے ہوئے (d) کھانا کھاتے ہوئے

5- خوب غور و فکر کرنا چاہیے:
(a) سفر کے وقت **(b)** قرآنِ مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت
(c) تاریخ کی کتاب کے مطالعہ کے وقت
(d) سائنس کی کتاب کے مطالعہ کے وقت

6- ہمیں سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور اس کے سیکھنے چاہییں:
(a) الفاظ (b) احکام **(c)** آداب (d) اصول

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- قرآنِ مجید کی تلاوت کس طرح کرنی چاہیے؟
جواب: قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔

2- تعوذ اور تسمیہ سے کیا مراد ہے؟
جواب: تعوذ سے مراد أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے۔
تسمیہ سے مراد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے۔

3- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب میں سے کوئی دو آداب لکھیں۔
جواب: (i) تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
(ii) تلاوت آہستہ اور بلند دونوں طرح سے کی جا سکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز سے کسی کے آرام میں خلل نہ ڈالے۔

4- قرآنِ مجید کا مطالعہ کس نیت سے کرنا چاہیے؟
جواب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

5- اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور رحمت کی دعا کب مانگنی چاہیے؟
جواب: اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور جنت و خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور رحمت کی دعا مانگنی چاہیے۔

6- اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت کیا کرنا چاہیے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔

7- تلاوت کے آخر میں کس چیز کی دعا مانگنی چاہیے؟
جواب: تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ کرام، مرحومین اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے، سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) زُخرف کا معنی ہے:
(الف) سونا (ب) چاندی (ج) تانبا (د) سیسہ

(ii) اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دنیا ہے:
(الف) بہت قیمتی **(ب)** بے حیثیت
(ج) بڑا خزانہ (د) قیمتی سرمایہ

(iii) جاہلیت کے زمانے میں لوگ منحوس سمجھتے تھے:
(الف) بوڑھوں کو (ب) بچوں کو (ج) جانوروں کو **(د)** عورتوں کو

(iv) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں تفصیلی تذکرہ ہے:
(الف) نماز کا (ب) روزے کا
(ج) حج کا **(د)** توحید و شرک کا

(v) رشتوں کی اصل بنیاد ہے:
(الف) خون کا رشتہ (ب) حسب و نسب
(ج) قومی رشتہ **(د)** ایمان اور تقویٰ

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
جواب: زُخرف عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں، اس سورت کی آیت چونتیس (34) اور پینتیس (35) میں سونے کا ذکر کیا گیا ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ کا خلاصہ تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں توحید اور شرک کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ تین جلیل القدر انبیائے کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا ذکر ہے کہ وہ سب ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس سورت کے آخر میں پرہیزگاروں کے اچھے اور مشرکین کے بُرے انجام کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل رہنے والوں پر شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ 36)
2- لوگوں کے درمیان اصل رشتہ ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر ہے، باقی سب رشتے قیامت کے دن کھوکھلے ثابت ہوں گے۔ (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ 67)

(iv) دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں کیا یاد رکھنا چاہیے؟
جواب: دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم آخرت کی طرف بھی سفر کر رہے ہیں۔ (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ 13,14)

(v) قیامت کا یقینی علم کس کے پاس ہے؟
جواب: قیامت کا یقینی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ 85)

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
لَئِنْ	اگر	اَلسَّمَآءُ	آسمان
سُبْحٰنَ	پاک	جَعَلَ	اس نے بنایا
بَلْدَةً	شہر	سَخَّرَ	تابع کر دیا

4- درج ذیل آیاتِ قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

(i) الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝
جواب: ترجمہ: جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمھارے لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پا سکو۔

(ii) سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝
جواب: ترجمہ: (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔

(iii) وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝
جواب: ترجمہ: اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

-5 سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ کے تعارف اور مضامین کو مدِنظر رکھ کر تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: زُخرف عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں، اس سورت کی آیت چونتیس (34) اور پینتیس (35) میں سونے کا ذکر اس پس منظر میں کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دنیا اتنی بے حیثیت اور حقیر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سارے کافروں کو سونے ہی سونے سے نہال کر دے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ رکھا گیا ہے۔
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے خلاف قریش کی سازشیں اپنے عروج کو پہنچ چکی تھیں۔
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں توحید اور شرک کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ تین جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا ذکر ہے کہ وہ سب ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس سورت کے آخر میں پرہیزگاروں کے اچھے اور مشرکین کے بُرے انجام کا بیان ہے۔
جاہلیت کے زمانے میں ایک انتہائی وحشیانہ رسم یہ تھی کہ لوگ عورت کو منحوس سمجھتے تھے اور بعض قبیلے ایسے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کے ہاں بچی پیدا ہو جاتی تو وہ شرم کے مارے اس بچی کو زندہ دفن کر دیتا تھا۔
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں اس بُرے عمل کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 زخرف کا معنی ہے: (First Term 23)
(a) پیسہ (b) تانبا (c) سونا (d) چاندی

-2 سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ کا مرکزی مضمون ہے: (First Term 23)
(a) شرک کی مذمت (b) جھوٹ کی مذمت (c) حسد کی مذمت (d) غیبت کی مذمت

-3 سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ کی دعا پڑھنی چاہیے: (First Term 23)
(a) کھانا کھاتے وقت (b) سبق پڑھتے وقت
(c) سواری پر بیٹھتے وقت (d) سوتے وقت

-4 سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں جس عمل کی مذمت بیان کی گئی ہے وہ ہے: (First Term 23)
(a) شراب پینا (b) قمار بازی
(c) لڑائی جھگڑا (d) عورت کو منحوس سمجھنا

-5 سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ کے مطابق لوگوں کے ساتھ معاملات میں ہمیں ترجیح دینی چاہیے: (First Term 24)
(a) عزت و شہرت کو (b) ایمان و تقویٰ کو
(c) مال و دولت کو (d) علم و حکمت کو

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 لفظ زخرف کا مفہوم واضح کریں۔ (First Term 23)
جواب: زخرف عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں اس سورت میں سونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

-2 سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ کس دور میں نازل ہوئی؟
جواب: سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے خلاف قریش کی سازشیں اپنے عروج کو پہنچ چکی تھیں۔

-3 تین جلیل القدر انبیاء کرام کے نام لکھیے جن کی دعوت کا ذکر سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں کیا گیا ہے؟
جواب: تین جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا ذکر سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں کیا گیا ہے۔

-4 سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں کون سی وحشیانہ رسم کی مذمت کی گئی ہے؟ (First Term 23)
جواب: جاہلیت کے زمانے کی ایک وحشیانہ رسم تھی کہ لوگ عورت کو منحوس سمجھتے تھے۔ بعض قبیلے ایسے بھی تھے کہ اگر ان کے ہاں بچی پیدا ہو جاتی تو شرم کے مارے اسے زندہ دفن کر دیتے تھے۔ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ میں اس رسم کو برا کہہ کر اس سے منع کیا گیا ہے۔

-5 وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔ (First Term 23)
جواب: ترجمہ: اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

سُوْرَةُ الدُّخَان

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) دخان کا معنی ہے:
(الف) دھواں (ب) آگ (ج) شعلہ (د) راکھ

(ii) سُوْرَةُ الدُّخَان نازل ہوئی:
(الف) سیلاب کے زمانے میں (ب) جنگ کے زمانے میں
(ج) ہجرت کے زمانے میں (د) قحط کے زمانے میں

(iii) کافروں نے قحط دور کرنے کی دعا کروانے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس بھیجا:
(الف) ابوجہل کو (ب) ابوسفیان کو
(ج) ابولہب کو (د) امیہ بن خلف کو

(iv) قرآن مجید آسمانِ زمین پر نازل کیا گیا:
(الف) شبِ براءت میں (ب) شبِ معراج میں
(ج) شبِ قدر میں (د) شبِ عید میں

(v) انسان جنت میں جائے گا:
(الف) خاندان کی وجہ سے (ب) اپنی عبادت سے
(ج) مال خرچ کرنے سے (د) اللہ تعالیٰ کے فضل سے

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الدُّخَان کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
جواب: عربی زبان میں دُخان، دھوئیں کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الدُّخَان ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الدُّخَان کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الدُّخَان کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الدُّخَان کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- قرآن مجید برکت والی رات یعنی شبِ قدر میں آسمانِ زمین پر نازل کیا گیا ہے۔ (سُوْرَةُ الدُّخَان 3)
2- کسی انسان کو اس کا نیک عمل جنت میں نہیں لے جائے گا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا کہ وہ نیک لوگوں کو جنت میں داخل فرما دے۔ (سُوْرَةُ الدُّخَان 57)

(iv) اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو قحط سے کیسے نجات عطا فرمائی؟
جواب: ابوسفیان کے ذریعے سے کافروں نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قحط سے نجات عطا فرما دی۔

(v) سُوْرَةُ الدُّخَان میں کس قوم کی مثال بطورِ عبرت بیان کی گئی ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الدُّخَان میں آلِ فرعون کی مثال بطورِ عبرت بیان کی گئی ہے۔ ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے۔

-3 سُوْرَةُ الدُّخَان پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: سُوْرَةُ الدُّخَان مکی سورت ہے۔ اس میں انسٹھ (59) آیات ہیں۔ عربی زبان میں دُخان دھوئیں کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الدُّخَان ہے۔
سُوْرَةُ الدُّخَان مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے کافروں کو متنبہ کرنے کے لیے ایک شدید قحط میں مبتلا فرمایا۔ اس موقع پر لوگ چمڑا تک کھانے پر مجبور ہوئے اور ابوسفیان کے ذریعے سے کافروں نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر قحط دور ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قحط سے نجات عطا فرما دی۔ لیکن جب قحط دور ہو گیا تو یہ کافر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہیں لائے۔ (صحیح بخاری: 4821)
سُوْرَةُ الدُّخَان کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا کا بیان" ہے۔
سُوْرَةُ الدُّخَان میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید برکت والی رات یعنی شبِ قدر میں آسمانِ زمین پہ نازل کیا گیا ہے۔ اس سورت کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ آلِ فرعون کی مثال بطورِ عبرت بیان کی گئی ہے۔ ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے۔ سورت کے آخر میں اہلِ جہنم پر مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور اہلِ جنت پر مختلف انعامات کی خوش خبری دی گئی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے کافروں کو متنبہ کرنے کے لیے مبتلا فرمایا:
(a) شدید بیماری (b) شدید قحط میں (c) شدید عذاب میں (d) شدید طوفان میں

-2 سُوْرَةُ الدُّخَان کے آغاز میں بیان ہے:
(a) قرآنِ مجید کی عظمت کا (b) نماز کا
(c) قیامت کا (d) توحید کا

-3 سُوْرَةُ الدُّخَان کے مطالعہ سے کفارِ مکہ کی برائی معلوم ہوتی ہے: (First Term 24)
(a) حق تلفی (b) وعدہ خلافی (c) ظلم و زیادتی (d) ناپ تول میں کمی

-4 سُوْرَةُ الدُّخَان میں مذکور آلِ فرعون کی مثال سے ہمیں سبق ملتا ہے: (Final Term 23)
(a) عبرت کا (b) استقامت کا (c) اطاعت کا (d) حسنِ اخلاق کا

-5 نیک اعمال کے ساتھ ساتھ جنت کے حصول کے لیے ضروری ہے: (First Term 24)
(a) فرشتوں کی تائید (b) اللہ تعالیٰ کا فضل
(c) مال و دولت (d) اعلیٰ حسب و نسب

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 سُوْرَةُ الدُّخَان کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔ (First Term 23)
جواب: عربی زبان میں دخان دھوئیں کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھوئیں کا ذکر ہے اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الدُّخَان ہے۔

-2 سُوْرَةُ الدُّخَان کا مرکزی مضمون کیا ہے؟ (First Term 23)
جواب: سُوْرَةُ الدُّخَان کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا کا بیان" ہے۔

-3 سُوْرَةُ الدُّخَان کے نزول کی اہم وجہ کیا تھی؟ (First Term 23)
جواب: سُوْرَةُ الدُّخَان کے نزول کی اہم وجہ مکہ میں آنے والا شدید قحط تھا۔ مشرکین مکہ نے ابوسفیان کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے دعا فرمائیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دعا فرمائی اور قحط دور ہو گیا لیکن کفارِ مکہ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہ لائے۔ سُوْرَةُ الدُّخَان اسی پس منظر میں نازل ہوئی۔

-4 قرآن مجید کب نازل کیا گیا؟
جواب: قرآن مجید برکت والی رات یعنی شبِ قدر میں آسمان زمین پر نازل کیا گیا۔

-5 سُوْرَةُ الدُّخَان کے آخر میں کس چیز کا ذکر کیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الدُّخَان کے آخر میں اہلِ جہنم پر مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور اہلِ جنت پر مختلف انعامات کی خوش خبری دی گئی ہے۔

-6 سُوْرَةُ الدُّخَان مکی سورت ہے یا مدنی؟
جواب: سُوْرَةُ الدُّخَان مکی سورت ہے۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَة

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَةُ الْجَاثِيَة کا مرکزی مضمون ہے:
(الف) اہلِ کتاب کی اصلاح (ب) مالِ غنیمت
(ج) توحید اور آخرت (د) نماز اور حج

(ii) قیامت کے دن لوگ خوف اور بے بسی سے بیٹھے ہوں گے:
(الف) زمین پر (ب) چار زانو (ج) ٹیلوں پر (د) گھٹنوں کے بل

(iii) گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے کو کہتے ہیں:
(الف) جاثیہ (ب) زخرف (ج) دخان (د) ذاریات

(iv) سُوْرَةُ الْجَاثِيَة کے مضامین ملتے جلتے ہیں:
(الف) سورۃ الفاتحہ سے (ب) سورۃ الاخلاص سے
(ج) سورۃ الکہف سے (د) سورۃ الدخان سے

(v) سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة نازل ہوئی:

(الف) ہجرت کے زمانے میں **(ب)** قحط کے زمانے میں

(ج) جنگ کے زمانے میں (د) شعب ابی طالب میں

☆ مختصر جواب دیجیے۔

(i) پرہیزگاروں کا دوست کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: تکبر کرنا، آخرت کو بھلا دینا، بُرے اعمال کرنا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کے بجائے اس کا مذاق اُڑانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب ہیں۔

(iii) سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: جاثیہ عربی زبان میں "گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے" کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔ اس سورت میں یہ ذکر آیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة ہے۔

(iv) سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کے آغاز میں قرآن مجید کی طرف دعوت دی گئی ہے اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں کو نظر انداز کرنے والوں کو شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ بُرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔ سورت کے آخر میں قیامت کے حالات کا بیان ہے۔

(v) سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کے کوئی سے دو علمی و عملی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: 1- جو شخص کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسے ہی پہنچتا ہے اور کوئی بُرا عمل کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة: 15)

2- ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ (سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة: 19)

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
اَلَّيْلُ	رات	يَبُثُّ	وہ پھیلاتا ہے
اَحْيَا	اس نے زندہ فرمایا	اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ نے نازل فرمایا
يُوْقِنُوْنَ	وہ یقین رکھتے ہیں	اَلرِّيٰحُ	ہوائیں

4- درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

(i) اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

جواب: ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمینوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

(ii) وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

جواب: ترجمہ: اور تمھاری پیدائش میں اور جانوروں میں بھی جنھیں وہ (اللہ) پھیلاتا ہے یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

5- سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: جاثیہ عربی زبان میں "گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے" کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔ اس سورت میں یہ ذکر آیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة ہے۔

یہ سورت بھی مکہ مکرمہ میں زمانہ قحط میں نازل ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ قرآن مجید کی روشنی میں توحید باری تعالیٰ اور آخرت پر دلائل پیش فرما رہے تھے۔ سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة اور سُوْرَۃُ الدُّخَان کے مضامین ملتے جلتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کا مرکزی مضمون "توحید اور آخرت کا بیان" ہے۔

سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کے آغاز میں قرآن مجید کی طرف دعوت دی گئی ہے اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں کو نظر انداز کرنے والوں کو شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ بُرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔

سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة میں قیامت کے حالات کا بیان ہے اور نافرمان قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب بیان کیے گئے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- گھٹنوں کے بل بیٹھنے کے لیے قرآن مجید میں لفظ استعمال ہوا ہے: (First Term 23)

(a) ذاریات **(b)** جاثیہ (c) دخان (d) زخرف

2- سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کے مضامین ملتے جلتے ہیں: (First Term 23)

(a) سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی سے (b) سُوْرَۃُ النُّوْر سے

(c) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی سے **(d)** سُوْرَۃُ الدُّخَان سے

3- سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کے مطابق غور و فکر کرنے والوں کے لیے کائنات میں ہیں: (First Term 23)

(a) نعمتیں **(b)** نشانیاں (c) لذتیں (d) آزمائش

4- سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کے اہم مضامین ہیں: (First Term 23)

(a) انبیاء و ملائکہ (b) نبوت و رسالت

(c) نماز و حج **(d)** توحید و آخرت

5- تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ کا معنی ہے: (First Term 23)

(a) بادلوں کا پھیرنا (b) دلوں کا پھیرنا

(c) راتوں کا پھیرنا **(d)** ہواؤں کا پھیرنا

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- جاثیہ سے کیا مراد ہے؟ (First Term 23)

جواب: جاثیہ عربی زبان میں گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔

2- سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کب نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة مکہ مکرمہ میں زمانہ قحط میں نازل ہوئی۔

3- سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة کا مرکزی مضمون "توحید اور آخرت کا بیان" ہے۔

4- سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة میں بُرے اور نیک لوگوں کے بارے میں کیا واضح کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْجَاثِيَة میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ بُرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔

5- اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمینوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

6- وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: ترجمہ: اور رات اور دن کے آنے جانے میں۔

سُوْرَۃُ قٓ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَۃُ قٓ کا آغاز ہوتا ہے:

(الف) کلمہ حمد سے (ب) تسبیح سے

(ج) حروف مقطعات سے (د) حٰمٓ سے

(ii) سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی مضمون ہے:

(الف) قیامت (ب) نماز (ج) حج (د) قربانی

(iii) ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے:

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام **(ب)** اللہ تعالیٰ

(ج) مَلَكُ الْمَوْت (د) منکر نکیر

(iv) سُوْرَۃُ قٓ کے مطابق قیامت کے دن لوگوں کو دیے جائیں گے:

(الف) تحائف (ب) مکانات (ج) باغات **(د)** نامۂ اعمال

(v) انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:

(الف) منکر نکیر **(ب)** کراماً کاتبین

(ج) مالک اور رضوان (د) ہاروت اور ماروت

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ قٓ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سُوْرَۃُ قٓ ان سورتوں میں سے ہے جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ اس سورت کا نام بھی حروف مقطعات میں "قٓ" پر رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی مضمون "قیامت" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ قٓ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- اللہ تعالیٰ ہمارے جی میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے، اللہ تعالیٰ ہماری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (سُوْرَۃُ قٓ: 16)

2- موت آکر رہے گی، اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ (سُوْرَۃُ قٓ: 19)

(iv) سُوْرَۃُ قٓ کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ قٓ میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جنھیں سننے سے فکر آخرت پیدا ہوتی ہے۔ اس سورت کے آغاز میں بیان ہے کہ عظیم قدرتوں والا اللہ تعالیٰ قیامت قائم فرمائے گا۔

(v) قرآن مجید سے فائدہ کون لوگ اٹھا سکتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ قٓ: 45)

3- سُوْرَۃُ قٓ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: سُوْرَۃُ قٓ ان سورتوں میں سے ہے جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ اس سورت کا نام بھی حروف مقطعات میں "قٓ" پر رکھا گیا ہے۔

یہ سورت اس دور میں نازل ہوئی جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے کھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔ اسلام اور جاہلیت میں کشمکش شروع ہو چکی تھی اور کافروں نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی جدوجہد کو ناکام بنانے کے لیے طعنے دینے شروع کر دیے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو سُوْرَۃُ قٓ سے خاص محبت تھی، آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر جمعہ کے خطبہ اور نماز عیدین میں اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم: 891)

سُوْرَۃُ قٓ میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جنھیں سننے سے فکر آخرت پیدا ہوتی ہے۔ اس سورت کے آغاز میں بیان ہے کہ عظیم قدرتوں والا اللہ تعالیٰ قیامت قائم فرمائے گا۔ اس سورت میں یاد دہانی کروائی گئی ہے کہ ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ وہ ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے اور ہماری آنکھوں، کانوں اور دل کا جواب ہمیں دینا پڑے گا۔ ہمیں میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے نامۂ اعمال دیے جائیں گے، حساب کتاب ہوگا، نیک لوگ جنت اور بُرے لوگ جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ اس سورت میں نافرمان قوموں کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے اور صُور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے کھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کی تو اس دور میں سورت نازل ہوئی:

(a) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن (b) سُوْرَۃُ قٓ

(c) سُوْرَۃُ الْقَلَم **(d)** سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل

2- سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی مضمون ہے: (First Term 24)

(a) سخاوت **(b)** قیامت (c) صداقت (d) تبلیغ

3- سُوْرَۃُ قٓ میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جنھیں سننے سے پیدا ہوتی ہے: (Final Term 23)

(a) فکر آخرت (b) فکر دنیا (c) فکر معاش (d) فکر قبر

4- سُوْرَۃُ قٓ کے مضامین کے مطالعہ سے ہمیں احساس ہوتا ہے: (Final Term 23)

(a) جواب دہی کا (b) کفایت شعاری کا

(c) حسن سلوک کا (d) مہمان نوازی کا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ قٓ کس دور میں نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَۃُ قٓ اس دور میں نازل ہوئی جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

نے کھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔ اسلام اور جاہلیت میں کش مکش شروع ہو چکی تھی اور کافروں نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ناکام بنانے کے لیے طعنے دینے شروع کر دیے تھے۔

2- سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی مضمون تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی مضمون "قیامت" ہے۔

3- حدیث مبارک کی روشنی میں سُوْرَۃُ قٓ کی فضیلت تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو سورۃ ق سے خاص محبت تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر جمعہ کے خطبہ اور نماز عیدین میں اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔

4- سُوْرَۃُ قٓ کے مضامین میں سے کوئی دو تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ قٓ میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جنھیں سننے سے فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے۔ اس سورت میں قیامت قائم فرمانے، میدانِ حشر میں جمع کیے جانے، قیامت کے دن لوگوں کو ان کے نامۂ اعمال دیے جانے، نیک لوگوں کو جنت اور بُرے لوگوں کو جہنم میں داخل کیے جانے، نافرمان قوموں کا ذکر عبرت کے طور پر کرنے اور صور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔

5- سُوْرَۃُ قٓ میں کن باتوں کی یاد دہانی کروائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ قٓ میں یاد دہانی کروائی گئی ہے کہ ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ وہ ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے اور ہماری آنکھوں، کانوں اور دل کا جواب ہمیں دینا پڑے گا۔ ہمیں میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے نامۂ اعمال دیے جائیں گے، حساب کتاب ہوگا، نیک لوگ جنت اور بُرے لوگ جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے شروع میں قسم بیان کی گئی ہے:

(الف) فرشتوں کی (ب) قیامت کے دن کی
(ج) شجر کی (د) ہواؤں کی

(ii) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا مرکزی مضمون ہے:

(الف) صحت اور بیماری (ب) غم اور خوشی
(ج) قیامت اور آخرت (د) مال و دولت

(iii) جنات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد ہے:

(الف) نسل کا بڑھانا (ب) زمین کی آبادی
(ج) عبادت (د) عیش و عشرت

(iv) گفت گو کا آغاز کرنا چاہیے:

(الف) سلام سے (ب) نام سے (ج) شکریہ سے (د) کلام سے

(v) ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے:

(الف) مال و دولت (ب) اعلیٰ عہدہ
(ج) اللہ تعالیٰ کی رضا (د) دوسروں کی خوشی

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: ذاریات کا معنی ہے: ذرات اور بخارات اڑانے والی ہوائیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ان ہواؤں کی قسم کھائی گئی ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا مرکزی مضمون "قیامت اور آخرت" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ گفتگو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔ (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ)

2- اللہ تعالیٰ نے ہی کائنات کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اسے وسعت عطا فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ:47)

(iv) انسانوں اور جنات کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟

جواب: انسانوں اور جنات کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

(v) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں کس نبی کی مہمان نوازی کا ذکر آیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر آیا ہے۔

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
ذَکِّرْ	نصیحت کرتے رہیے	اَلْاِنْسُ	انسان
اَلذِّکْرٰی	نصیحت	تَنْفَعُ	فائدہ دیتی ہے
فَوَیْلٌ	ہلاکت ہے	خَلَقْتُ	میں نے پیدا کیا

4- درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

(i) وَّذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

جواب: ترجمہ: آپ (خاتم النبیین ﷺ) نصیحت کرتے رہیے پس بے شک نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔

(ii) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝

جواب: ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔

(iii) فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ۝

جواب: ترجمہ: تو بے شک جنھوں نے ظلم کیا اُن کے لیے (عذاب کا) ویسا ہی حصہ ہے جیسا کہ ان کے (پچھلے) ساتھیوں کا حصہ تھا تو وہ مجھ سے (عذاب کی) جلدی نہ کریں۔

5- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: ذاریات کا معنی ہے: ذرات اور بخارات اڑانے والی ہوائیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ان ہواؤں کی قسم کھائی گئی ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ ہے۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا مرکزی مضمون "قیامت اور آخرت" ہے۔

اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کی قسمیں ذکر فرما کر قیامت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ پھر قیامت کا انکار کرنے والوں کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ اہلِ جنت کی صفات اور عمدہ انجام کا ذکر ہے۔ پرہیزگاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور ان کی عظیم صفات کا بیان ہے، جنھیں اختیار کرنے کی وجہ سے وہ سرخرو ہوئے۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف دوڑنا چاہیے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی اور فرشتوں کی طرف سے انھیں ایک صاحب علم بیٹے کی بشارت کا ذکر ہے۔ نافرمان قوموں یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، آلِ فرعون، عاد، ثمود اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

پھر بتایا گیا ہے کہ جنات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

آخر میں نافرمانوں کے لیے ہلاکت کی بری خبر دی گئی ہے۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں بتایا گیا ہے کہ ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ گفت گو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کی ابتدائی آیات میں قسم کھائی گئی ہے: (First Term 23)

(a) سمندر کی (b) دریاؤں کی (c) جنگلوں کی (d) ہواؤں کی

2- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کی ابتدا میں کن قسموں کا ذکر فرما کر یقین دہانی کروائی گئی ہے: (First Term 23)

(a) صحت اور بیماری کی (b) غم اور خوشی کی
(c) مال و دولت کی (d) قیامت اور آخرت کی

3- نافرمان قوموں یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، آلِ فرعون، عاد، ثمود اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے:

(a) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں (b) سورۃ نُوح میں
(c) سورۃ الجنّ میں (d) سورۃ یُوسُف میں

4- جنات اور انسان کی پیدائش کا مقصد ہے: (Final Term 23)(First Term 24)

(a) سُوْرَۃُ النَّجْمِ میں (b) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں
(c) سُوْرَۃُ الجِنّ میں (d) سُوْرَۃُ الْمُلْکِ میں

5- ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ گفت گو کا آغاز کیا جائے: (First Term 24)

(a) سلام سے (b) بسم اللہ سے (c) الحمد للہ سے (d) ہیلو سے

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے مطابق ہمارا وجود کس کی قدرت کی نشانی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے مطابق ہمارا وجود اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی ہے۔

2- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں اہلِ جنت کے بارے میں کیا ذکر فرمایا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں اہلِ جنت کی صفات اور عمدہ انجام کا ذکر ہے۔

3- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں پرہیزگاروں کے لیے کیا بیان ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں پرہیزگاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور ان کی عظیم صفات کا بیان ہے، جنھیں اختیار کرنے کی وجہ سے وہ سُرخرو ہوئے۔

4- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی اور فرشتوں کی طرف سے انھیں ایک صاحب علم بیٹے کی بشارت کا ذکر ہے۔

5- سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کی روشنی میں ملاقات کے آداب تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کی روشنی میں ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ گفت گو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔ اور ان کی حسبِ توفیق خدمت کی جائے۔

6- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ کا مفہوم بیان کریں۔ (First Term 23)

جواب: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا مقصدِ تخلیق عبادت خداوندی ہے۔

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا:

(الف) کوہِ حرا (ب) کوہِ طور (ج) کوہِ اُحد (د) کوہِ مروہ

(ii) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کے مطابق رب کی تسبیح کی جائے:

(الف) صبح کے وقت (ب) شام کے وقت
(ج) صبح شام (د) ہر وقت

(iii) کوہِ طور ہے:

(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ منورہ میں
(ج) شام میں (د) مصر میں

(iv) کوہِ طور کا ایک اور نام ہے:

(الف) کوہِ صفا (ب) کوہِ مروہ (ج) کوہِ سینا (د) کوہِ نور

(v) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں:

(الف) منافقین کے (ب) یہودیوں کے
(ج) مشرکین کے (د) مسیحیوں کے

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا ہے، اس سورت کی پہلی آیت میں اس پہاڑ کی قسم کھائی گئی ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الطُّوْرِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کا مرکزی مضمون "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ (سُوْرَۃُ الطُّوْرِ:8)

2- ہمیں صبح اُٹھنے کے بعد اور رات کو بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے رہنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ الطُّوْرِ:48)

(iv) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے، اُن کے نام لکھیں۔

جواب: سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں طور "پہاڑ" کی قسم کھائی گئی ہے اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم کھائی گئی ہے اور بیتِ معمور کی قسم کھائی گئی ہے اور اونچی چھت کی قسم کھائی گئی ہے اور اُبلتے ہوئے سمندر کی قسم کھائی گئی ہے۔

(v) سُوْرَۃُ الطُّوْر میں قرآن مجید کا کیا تعارف کروایا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
قرآن مجید نہ شاعری ہے اور نہ کسی انسان کا بنایا ہوا کلام، بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ (سُوْرَۃُ الطُّوْر 29-33)

3- سُوْرَۃُ الطُّوْر پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: سُوْرَۃُ الطُّوْر مکی سورت ہے۔ اس میں انچاس (49) آیات ہیں۔
طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا ہے، اس سورت کی پہلی آیت میں اس پہاڑ کی قسم کھائی گئی ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الطُّوْر ہے۔
طور پہاڑ مصر میں ہے۔ اس پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا اور اس پر اپنی تجلی بھی نازل فرمائی تھی، جس کی وجہ سے پہاڑ جل گیا تھا۔ طور پہاڑ کو کوہِ سینا اور جبلِ موسیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ التین میں اس پہاڑ کو "طُوْرِ سِیْنِیْنَ" کا نام بھی دیا گیا ہے۔
سُوْرَۃُ الطُّوْر کا مرکزی مضمون "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔
سُوْرَۃُ الطُّوْر میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا دن ضرور آ کر رہے گا۔ اس دن نافرمان اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہوں گے جب کہ فرماں بردار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ہوں گے۔ اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں اور انھیں عذاب پہنچنے کی خبر دی گئی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَۃُ الطُّوْر میں قسم کھائی گئی ہے: (First Term 23)
(a) بیت اللہ کی **(b)** بیت المعمور کی (c) بیت المقدس کی
(d) بیت النبی خاتم النبیین ﷺ کی

2- مصر میں ہے:
(a) جودی **(b)** کوہِ طور (c) کوہِ صفا (d) کوہِ مروہ

3- طور پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا:
(a) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے **(b)** حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
(c) حضرت داؤد علیہ السلام سے (d) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے

4- کوہِ طور کو کوہِ سینا کے علاوہ ایک اور نام بھی دیا گیا ہے: (Final Term 23-24)
(a) جبلِ نور (b) جبلِ احد (c) جبلِ طارق **(d)** جبلِ موسیٰ

5- مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں: (First Term 24)
(a) سُوْرَۃُ قٓ میں (b) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت میں
(c) سُوْرَۃُ الطُّوْر میں (d) سُوْرَۃُ الْقَمَر میں

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ الطُّوْر کی وجہ تسمیہ تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اس سورت کی پہلی آیت میں اس پہاڑ کی قسم کھائی گئی ہے اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الطُّوْر ہے۔

2- سُوْرَۃُ الطُّوْر کا مرکزی مضمون تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الطُّوْر کا مرکزی مضمون "توحید، رسالت اور آخرت" کا بیان ہے۔

3- سُوْرَۃُ الطُّوْر کے بنیادی مضامین میں سے کوئی دو تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الطُّوْر میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا دن ضرور آ کر رہے گا۔ اس دن نافرمان اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہوں گے جب کہ فرماں بردار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ہوں گے۔ اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔

4- سُوْرَۃُ الطُّوْر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الطُّوْر میں فرمایا گیا ہے کہ ہمیں صبح اٹھنے کے بعد اور رات کو بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے رہنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ الطُّوْر 48)

سُوْرَۃُ النَّجْمِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) نجم کا معنی ہے:
(الف) سورج (ب) چاند (ج) سیارہ **(د)** ستارہ

(ii) وہ سورت جسے سن کر مشرکین بھی بے اختیار سجدہ میں پڑ گئے تھے، ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت **(ب)** سُوْرَۃُ النَّجْمِ
(ج) سُوْرَۃُ الطُّوْر (د) سُوْرَۃُ الْقَمَر

(iii) حضرت جبریل علیہ السلام کی ذمہ داری تھی:
(الف) وحی لانا (ب) روح قبض کرنا (ج) صور پھونکنا (د) بارش برسانا

(iv) قیامت کے دن سفارش صرف وہی کر سکے گا:
(الف) جو متقی ہوگا (ب) جو عادل ہوگا
(ج) جو ولی ہوگا **(د)** جسے اجازت ملے گی

(v) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے:
(الف) چاند کی **(ب)** ستارے کی (ج) سورج کی (د) آسمان کی

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: نجم عربی زبان میں ستارے کو کہتے ہیں، اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّجْمِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ النَّجْمِ کا مرکزی مضمون "حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی صداقت کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- ہمیں اپنی نیکیوں اور پاکیزگی کا زیادہ اظہار نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تقویٰ سے خوب واقف ہے۔ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ 32)
2- جو شخص بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتا ہے اس کے چھوٹے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ 32)

(iv) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کے نازل ہونے کے بعد کیا انوکھا واقعہ پیش آیا؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے سُوْرَۃُ النَّجْمِ کے نازل ہونے کے بعد اسے ایک ایسے مجمع میں سنایا جس میں مسلمانوں کے ساتھ مشرکین کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔ جس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے سجدے کی آیت تلاوت فرمائی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے تو سجدہ کیا ہی تھا، اس وقت جو مشرکین موجود تھے، انھوں نے بھی سجدہ کیا۔ اس سورت کے سننے میں وہ ایسا مشغول ہوئے کہ اس سورت کی تاثیر نے انھیں بھی سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔

(v) قیامت کے دن انسان کو بدلے میں کیا ملے گا؟

جواب: قیامت کے دن انسان کو بدلے میں وہی کچھ ملے گا جس کے لیے اس نے دنیا میں محنت کی ہوگی۔ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ 39)

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
سَعٰی	اس نے کوشش کی	لَیْسَ	نہیں ہے
اَلذَّکَرُ	نر	اَضْحَکَ	وہ ہنساتا ہے
اَلْجَزَآءُ	بدلہ	اَلْاُنْثٰی	مادہ

4- درج ذیل آیاتِ قرآنی کا ترجمہ لکھیں:

(i) وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝

جواب: ترجمہ: اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

(ii) وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ۝

جواب: ترجمہ: اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

(iii) وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ۝

جواب: ترجمہ: اور بے شک وہی مارتا اور زندہ فرماتا ہے۔

(iv) وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝

جواب: ترجمہ: اور بے شک اسی نے نر اور مادہ کے جوڑے پیدا فرمائے۔

5- سُوْرَۃُ النَّجْمِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: سُوْرَۃُ النَّجْمِ مکی سورت ہے۔ اس میں باسٹھ (62) آیات ہیں۔ نجم عربی زبان میں ستارے کو کہتے ہیں، اس سورت کی پہلی آیت میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّجْمِ ہے۔ سُوْرَۃُ النَّجْمِ پہلی سورت تھی جس میں آیتِ سجدہ نازل ہوئی۔
حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے سُوْرَۃُ النَّجْمِ کے نازل ہونے کے بعد اسے ایک ایسے مجمع میں سنایا جس میں مسلمانوں کے ساتھ مشرکین کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔ جس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے سجدے کی آیت تلاوت فرمائی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے تو سجدہ کیا ہی تھا، اس وقت جو مشرکین موجود تھے، انھوں نے بھی سجدہ کیا۔ اس سورت کے سننے میں وہ ایسا مشغول ہوئے کہ اس سورت کی تاثیر نے انھیں بھی سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔
سُوْرَۃُ النَّجْمِ کا مرکزی مضمون "حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی صداقت کا بیان" ہے۔
اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم بیان فرما کر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی گواہی دی گئی ہے۔
اس سورت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں شکوک و شبہات کو دور کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ پر جو وحی نازل ہوتی ہے، وہ کسی شک و شبہ کے بغیر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے، اس وحی کو حضرت جبریل علیہ السلام لے کر آتے ہیں۔
سُوْرَۃُ النَّجْمِ میں مشرکین کے باطل عقائد رد کیے گئے ہیں۔ فرماں برداروں اور نافرمانوں کی صفات بیان کی گئی ہیں اور دین کی بنیادی تعلیمات جو پچھلی آسمانی کتابوں میں تھیں، ان کا بیان ہے۔ آخر میں قیامت کے ذکر اور اپنے رب کی بندگی بجا لانے پر سورت مکمل ہوتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- پہلی سورت جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی: (First Term 24)
(a) سُوْرَۃُ الزُّخرف (b) سُوْرَۃُ الدخان
(c) سُوْرَۃُ النَّجْمِ (d) سُوْرَۃُ القمر

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی صداقت کا بیان مرکزی مضمون ہے:
(a) سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَان کا (b) سُوْرَۃُ یُوْسُف کا
(c) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کا (d) سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کا

3- وحی لانا ذمہ داری تھی: (Final Term 23)
(a) حضرت جبرائیل علیہ السلام کی (b) حضرت میکائیل علیہ السلام کی
(c) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی (d) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی

4- سُوْرَۃُ النَّجْمِ میں باطل عقائد کا رد کیا گیا ہے:
(a) کفار کے **(b)** مشرکین کے (c) مسیحیوں کے (d) یہودیوں کے

5- وہ سورۃ جس کو سن کر مسلمانوں کے ساتھ مشرکین نے بھی سجدہ کیا: (First Term 24)
(a) سُوْرَۃُ الْقَمَر **(b)** سُوْرَۃُ النَّجْمِ
(c) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن (d) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ النَّجْمِ کا مرکزی مضمون اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: نجم عربی زبان میں ستارے کو کہتے ہیں۔ اس کی پہلی آیت میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے۔ اس لیے اس کا نام سُوْرَۃُ النَّجْمِ ہے۔ یہ پہلی سورت تھی جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی۔ اس کا مرکزی مضمون حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی صداقت کا بیان ہے۔

2- سُوْرَۃُ النَّجْمِ کی دو خصوصیات تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ النَّجْمِ وہ پہلی سورت تھی جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی اس سورت میں ستارے کی قسم بیان فرما کر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی

گواہی دی گئی ہے۔

3- سُوْرَةُ النَّجْمِ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اسے کہاں سنایا؟

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے سُوْرَةُ النَّجْمِ کے نازل ہونے کے بعد اسے ایسے مجمع میں سنایا جس میں مسلمانوں کے ساتھ مشرکین کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔

4- آیتِ سجدہ کی تلاوت کے بعد مشرکین نے کیا کیا؟

جواب: جب نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے آیتِ سجدہ تلاوت فرمائی تو مسلمانوں کے ساتھ مشرکین نے بھی سجدہ کیا۔

5- مشرکین کو کس چیز نے سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا؟

جواب: مشرکین سُوْرَةُ النَّجْمِ سننے میں ایسا مشغول ہوئے کہ اس سورت کی تاثیر نے انھیں بھی سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔

6- سُوْرَةُ النَّجْمِ کے مضامین کے کوئی سے دو نکات لکھیے۔

جواب: i- قرآن مجید کے بارے میں شکوک و شبہات کو دور کیا گیا ہے۔
ii- مشرکین کے باطل عقائد کا رد کیا گیا ہے۔

7- سُوْرَةُ النَّجْمِ کی تکمیل کس موضوع پر ہوتی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ النَّجْمِ کی تکمیل آخر میں قیامت کے ذکر اور اپنے رب کی بندگی بجالانے پر ہوتی ہے۔

8- ہمیں اپنی پاکیزگی کا زیادہ اظہار کیوں نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنی نیکیوں اور پاکیزگی کا زیادہ اظہار اس لیے نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تقویٰ سے خوب واقف ہے۔

9- وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔ (First Term 23)

جواب: ترجمہ: اور یہ کہ (آخر کار سب کو) آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) قمر کا معنی ہے:
(الف) سورج (ب) ستارہ **(ج) چاند** (د) زمین

(ii) قرآن مجید کو آسان بنا دیا گیا ہے:
(الف) نصیحت کے لیے (ب) فقہی بحثوں کے لیے
(ج) حفظ کے لیے (د) بلاغتی پہلو سے

(iii) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دکھایا:
(الف) اہلِ مکہ کے سامنے (ب) یہودیوں کے سامنے
(ج) مسیحیوں کے سامنے (د) اہلِ طائف کے سامنے

(iv) چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزے کا ذکر ہے:
(الف) سُوْرَةُ النَّجْمِ میں **(ب) سُوْرَةُ الْقَمَرِ میں**
(ج) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں (د) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ میں

(v) سُوْرَةُ الْقَمَرِ کے آخر میں اچھا انجام بیان کیا گیا ہے:
(الف) بنی اسرائیل کا (ب) علما کا
(ج) شعرا کا **(د) فرماں برداروں کا**

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْقَمَرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: قمر عربی زبان میں چاند کو کہتے ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں شق قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقَمَرِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْقَمَرِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْقَمَرِ کا مرکزی مضمون "حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی تصدیق اور انکار کرنے والوں کے انجام کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْقَمَرِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- قرآن مجید میں پچھلی قوموں کا ذکر اس لیے ہے کہ ہم ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ (سُوْرَةُ الْقَمَرِ: 4)
2- نافرمان قومیں اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں سے فائدہ نہیں اٹھاتیں اور عذاب سے دوچار ہوتی ہیں۔ (سُوْرَةُ الْقَمَرِ: 5)

(iv) چاند کے ٹکڑے ہو جانے کے واقعے کو اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

جواب: ایک مرتبہ مکے والوں کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ اس واقعہ کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری 3636)

(v) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کس کام کے لیے آسان بنا دیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے۔ قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ الْقَمَرِ: 17)

3- سُوْرَةُ الْقَمَرِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: سُوْرَةُ الْقَمَرِ مکی سورت ہے۔ اس میں پچپن (55) آیات ہیں۔
قمر عربی زبان میں چاند کو کہتے ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں شق قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقَمَرِ ہے۔
ایک مرتبہ مکے والوں کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ (صحیح بخاری 3636)
یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ اسے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔
سُوْرَةُ الْقَمَرِ کا مرکزی مضمون "حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی تصدیق اور انکار کرنے والوں کے انجام کا بیان" ہے۔
سُوْرَةُ الْقَمَرِ میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے، پھر باغی قوموں یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، عاد، ثمود، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور آلِ فرعون کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس طرح کے برے انجام سے بچنے کے لیے اس سورت میں نصیحت حاصل کرنے کی دعوت چار بار دی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے بہت آسان بنا دیا ہے۔
سورت کے آخری حصے میں آخرت کے بیان اور نافرمانوں کے عبرت ناک انجام کے ساتھ فرماں برداروں کے اچھے انجام کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- چاند کے لیے قرآن مجید میں لفظ استعمال ہوا: (First Term 23)
(a) الشمس (b) الفجر **(c) القمر** (d) النجم

2- "الساعۃ" کا معنی ہے: (First Term 23)
(a) ستارے **(b) قیامت** (c) چاند (d) سورج

3- وہ سورت جس میں واقعہ شق القمر بیان ہوا ہے: (First Term 23, 24)
(a) سورة الشمس (b) سورة الرحمن
(c) سورة القمر (d) سورة يوسف

4- چاند دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ جس مقام پر پیش آیا:
(a) طائف (b) مدینہ **(c) منیٰ** (d) خانہ کعبہ

7- سُوْرَةُ الْقَمَرِ میں نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے: (First Term 24)
(a) شجاعت کے لیے (b) آزمائش کے لیے
(c) عبرت کے لیے (d) حسرت کے لیے

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْقَمَرِ کا مختصر تعارف لکھیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْقَمَرِ مکی سورت ہے۔ اس میں 55 آیات ہیں۔ اس کا مرکزی مضمون نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی صداقت اور انکار کرنے والوں کے انجام کا بیان ہے۔

2- شق القمر کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: ایک مرتبہ مکہ والوں کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ یہ واقعہ شق القمر کہلاتا ہے۔

3- شق قمر کا واقعہ کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب: شق قمر کا واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔

4- "شق قمر" کو کس چیز کی نشانی قرار دیا گیا ہے؟

جواب: شق قمر کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔

5- سُوْرَةُ الْقَمَرِ کے کوئی سے دو مضامین اپنے الفاظ میں لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَةُ الْقَمَرِ میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ نافرمان قوموں کا ذکر بطور عبرت کیا گیا ہے۔ برے انجام سے بچنے کے لیے نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

6- سُوْرَةُ الْقَمَرِ میں کس بات کی دعوت دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْقَمَرِ میں چار بار نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) قرآن مجید کی زینت کہا جاتا ہے:
(الف) سُوْرَةُ الْبَقَرَة کو **(ب) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کو**
(ج) سُوْرَةُ الْمُلْكِ کو (د) سُوْرَةُ الْإِخْلَاص کو

(ii) انسان اور جنوں کو مخاطب کیا گیا ہے:
(الف) سُوْرَةُ يٰسٓ میں (ب) سُوْرَةُ الْأَحْزَاب میں
(ج) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں (د) سُوْرَةُ الْكَوْثَر میں

(iii) صاحب اختیار مخلوق ہیں:
(الف) جانور اور پرندے (ب) پودے اور بیلیں
(ج) آبی جانور **(د) انسان اور جنات**

(iv) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے:
(الف) الرحیم **(ب) الرحمٰن** (ج) الخالق (د) الغفار

(v) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں آیت "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" دہرائی گئی ہے:
(الف) تیس بار **(ب) اکتیس بار** (ج) بتیس بار (د) تینتیس بار

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: رحمٰن کا معنی ہے: وہ ذات کہ ہر طرح کی رحمت جس کے ساتھ خاص ہو۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہی صفاتی نام موجود ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کا مرکزی مضمون "دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- ہمیں اللہ تعالیٰ کی کسی بھی نعمت کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ: 13)
2- انسان اور جنات دونوں صاحب اختیار مخلوق ہیں۔ وہ دونوں چاہیں تو شکر ادا کریں یا ناشکری کریں۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ: 14)

(iv) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کی کوئی ایک نمایاں خصوصیت تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ وہ واحد سورت ہے جس میں بیک وقت انسانوں اور جنات دونوں کو بار بار مخاطب کیا گیا ہے۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ بے شمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جو اس کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔

(v) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کے مطابق نیکی کا بدلہ کیسا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کے مطابق نیکی کا بدلہ تو عمدہ اور اچھا ہے۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ: 60)

3- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مدنی سورت ہے۔ اس میں اٹھہتر (78) آیات ہیں۔
رحمٰن کا معنی ہے: وہ ذات کہ ہر طرح کی رحمت جس کے ساتھ خاص ہو۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہی صفاتی نام موجود ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ ہے۔
یہ سورت قرآن مجید کی حسین ترین سورت ہے، جسے عروس القرآن یعنی قرآن مجید کی زینت کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں ایک آیت "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" اکتیس (31) مرتبہ دہرائی گئی ہے۔
سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کا مرکزی مضمون "دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان" ہے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ وہ واحد سورت ہے جس میں بیک وقت انسانوں اور جنات دونوں کو بار بار مخاطب کیا گیا ہے۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ بے شمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جو اس کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس سورت میں قرآن مجید کی عظمت، اللہ تعالیٰ کی قدرت، جہنم اور جنت کا بیان ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کی آیات ہیں:
(a) 75 (b) 77 (c) 78 (d) 79

2- وہ ذات کہ ہر طرح کی رحمت اس کے ساتھ خاص ہو کہتی ہے:
(a) رحمٰن کو (b) حکیمٌ کو (c) رَاحِمٌ کو (d) رَحْمَةٌ کو

3- قرآن مجید کی حسین ترین سورت ہے:
(a) سُوْرَةُ الفَاتِحَة (b) سُوْرَةُ البَقَرَة
(c) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ (d) سُوْرَةُ القَمَرِ

4- عروس القرآن کہا جاتا ہے:
(a) سُوْرَةُ المَائِدَة کو (b) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کو
(c) سُوْرَةُ النَّجْم کو (d) سُوْرَةُ الاخلاص کو

5- کس سورت کا مرکزی مضمون اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان ہے؟
(a) سُوْرَةُ الفَاتِحَة کا (b) سُوْرَةُ آلِ عِمْرَان کا
(c) سُوْرَةُ یُوْسُف کا (d) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کا

6- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں انسانوں کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے:
(a) فرشتوں کو (b) جانوروں کو (c) جنات کو (d) پرندوں کو

7- اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں:
(a) انسانوں اور جنات کو (b) فرشتوں اور جنات کو
(c) انسانوں اور فرشتوں کو (d) انسانوں اور جانوروں کو

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- رحمٰن کا مفہوم تحریر کریں۔ (First Term 23)
جواب: رحمٰن کا معنی ہے وہ ذات کہ ہر طرح کی رحمت جس کے ساتھ خاص ہو۔ رحمٰن اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔

2- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کا مختصر تعارف لکھیے۔
جواب: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مدنی سورت ہے۔ اس میں اٹھتر (78) آیات ہیں۔ یہ قرآن مجید کی حسین ترین سورت ہے۔ اسے "عروس القرآن" کہا جاتا ہے۔

3- عروس القرآن سے کیا مراد ہے؟
جواب: عروس القرآن کا مطلب ہے "قرآن مجید کی زینت"۔ یہ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کا ایک صفاتی نام ہے۔

4- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کے مضامین کے دو نکات لکھیے۔
جواب: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی وہ بے شمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جو اس کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس سورت میں قرآن مجید کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی قدرت، جہنم اور جنت کا بیان ہے۔

5- اللہ تعالیٰ نے کائنات کو کیسے پیدا فرمایا ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو عدل و توازن کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔

6- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں کس بات سے منع فرمایا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

7- صاحبِ اختیار مخلوق سے کیا مراد ہے؟
جواب: انسان اور جنات دونوں صاحبِ اختیار مخلوق ہیں۔ وہ دونوں چاہیں تو شکر ادا کریں یا ناشکری کریں۔

8- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں سمندروں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟
جواب: ترجمہ: اس نے دو سمندر جاری فرمائے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ دونوں اپنی حد سے نہیں بڑھتے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ میں واقعہ سے مراد ہے:
(الف) ایک تاریخی واقعہ (ب) ایک قرآنی واقعہ
(ج) ایک سبق آموز واقعہ (د) قیامت

(ii) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن انسانوں کو تقسیم کیا جائے گا:
(الف) تین گروہوں میں (ب) چار گروہوں میں
(ج) پانچ گروہوں میں (د) چھے گروہوں میں

(iii) یہ سورت پڑھنے والا فاقہ کا شکار نہیں ہوتا:
(الف) سُوْرَةُ الْقَمَرِ (ب) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ
(ج) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ (د) سُوْرَةُ الْحَدِيْد

(iv) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ میں قیامت کے حالات بیان کیے گئے ہیں:
(الف) تفصیل کے ساتھ (ب) مختصر طور پر
(ج) سرسری طور پر (د) تینوں طرح

(v) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کے آخر میں سچائی کا بیان ہے:
(الف) علماء کی (ب) حاکمِ وقت کی
(ج) قرآن مجید کی (د) فرشتوں کی

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
جواب: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی پہلی آیت میں "واقعہ" کا لفظ آیا ہے، جس سے مراد قیامت ہے۔ اسی کے نام پر سورت کا نام سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کا مرکزی مضمون "قیامت اور آخرت کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- قیامت واقع ہو کر رہے گی، قیامت کے واقع ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ (سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ: 1-2)
2- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا بہت شان والا کلام ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے،

اس کا ادب و احترام بھی کرنا چاہیے، ناپاکی اور بے وضو ہونے کی حالت میں اسے چھونا نہیں چاہیے۔ (سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ 77-80)

(iv) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی فضیلت میں ایک حدیث نبوی تحریر کیجیے۔
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر رات سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی: 8923)

(v) جنت والے جنت میں کیا نہیں سنیں گے؟
جواب: جنت میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی اور اہلِ جنت کوئی بے کار اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے۔ (سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ 12-40)

3- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مکی سورت ہے۔ اس میں چھیانوے (96) آیات ہیں۔
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی پہلی آیت میں "واقعہ" کا لفظ آیا ہے، جس سے مراد قیامت ہے، اسی کے نام پر سورت کا نام سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ رکھا گیا ہے۔
حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر رات سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی: 8923)
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کا مرکزی مضمون "قیامت اور آخرت کا بیان" ہے۔
اس سورت میں انتہائی تفصیل کے ساتھ قیامت کے حالات بتائے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ آخرت میں تمام انسان اپنے انجام کے لحاظ سے تین مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا ہوگا جو ایمان اور عمل صالح کے لحاظ سے اعلیٰ ترین مرتبے کے حامل ہیں۔ دوسرا گروہ ان عام مسلمانوں کا ہوگا جنھیں نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تیسرا گروہ کافروں کا ہوگا جنھیں اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ پھر ان تینوں گروہوں کو جن حالات سے واسطہ پیش آئے گا، اس کی ایک جھلک بہت مؤثر انداز میں دکھائی گئی ہے۔
اس کے بعد انسان کو خود اس کے اپنے وجود اور ان نعمتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا کر اس کی وحدانیت یعنی اس کے ایک ہونے کا اعتراف کرے اور توحید پر ایمان لائے۔
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کے آخر میں قرآنِ مجید کی سچائی کا بیان فرماتے ہوئے انسان کو اس کی موت کا وقت یاد دلایا گیا ہے۔ آدمی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو نہ تو خود اپنی موت سے چھٹکارا پا سکتا ہے نہ اپنے کسی محبوب کو موت سے بچا سکتا ہے۔ لہٰذا جو پروردگار موت اور زندگی کا مالک ہے، وہی مرنے کے بعد بھی انسان کے انجام کا فیصلہ کرنے کا حق بھی رکھتا ہے۔ انسان کا کام یہ ہے کہ اس کی عظمت کے آگے سر جھکا دے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ میں "واقعہ" کا لفظ آیا ہے:
(a) پہلی آیت میں (b) دوسری آیت میں
(c) تیسری آیت میں (d) چوتھی آیت میں

2- جس نے ہر رات سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ پڑھی وہ نہیں ہوگا:
(a) محتاج (b) گناہ گار (c) مغرور (d) ناکام

3- لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے: (Final Term 23)
(a) دنیا میں (b) آخرت میں (c) جنت میں (d) جہنم میں

4- اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو: (First Term 23)
(a) دائیں ہاتھ والے ہیں (b) بائیں ہاتھ والے ہیں
(c) سبقت لے جانے والے ہیں (d) پیچھے رہ جانے والے ہیں

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کا مختصر تعارف لکھیے۔
جواب: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مکی سورت ہے اس میں چھیانوے 96 آیات ہیں۔ اس سورت میں انتہائی تفصیل کے ساتھ قیامت کے حالات بتائے گئے ہیں۔

2- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی روشنی میں دو احوالِ قیامت مختصر تحریر کریں۔ (First Term 23)
جواب: جب قیامت واقع ہوگی تو زمین ایک سخت زلزلے سے ہلا دی جائے گی اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ پھر وہ بکھرا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔

3- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا تقاضا کیا ہے؟ (Final Term 23)
جواب: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا کر اس کی توحید پر ایمان لائے۔

4- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی فضیلت میں ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔ (First Term 23)
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جس نے ہر رات سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا۔

5- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کے مطابق دائیں ہاتھ والے لوگ کون ہوں گے؟ (Final Term 23)
جواب: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کے مطابق دائیں ہاتھ والے لوگ وہ عام مسلمان ہوں گے جنھیں نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

6- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ کی روشنی میں اہلِ جہنم کو دیے جانے والے دو عذابوں کا تذکرہ کریں۔ (First Term 23)
جواب: جہنم کی سخت گرم ہوائیں ہوں گے۔ پیاس کی شدت سے بے حال ہوں گے۔

7- سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ میں موت کے وقت جو منظر کشی کی گئی ہے، اس کو پڑھ کر آپ کیا سبق سیکھتے ہیں؟ (First Term 23)
جواب: موت ایک اٹل حقیقت ہے۔ ہر انسان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ ہمیں اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے اور اس کی تیاری رکھنی چاہیے۔ نیک اعمال کرنے چاہییں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شامل ہوں۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) مُلک کا معنی ہے۔
(الف) ستارہ (ب) آسمان (ج) بادشاہت (د) بادل

(ii) سُوْرَةُ الْمُلْكِ کی آیات کی تعداد ہے:
(الف) 20 (ب) 30 (ج) 40 (د) 50

(iii) حدیثِ نبوی ﷺ کے مطابق عذاب کو روکنے والی سورت ہے

[الف] سُوْرَةُ الْمُلْك (ب) سُوْرَةُ الْقَلَم

(ج) سُوْرَةُ الْحَاقَّة (د) سُوْرَةُ النَّجْم

(iv) قیامت کے آنے کا یقینی علم ہے

[الف] اللہ تعالیٰ کو (ب) فرشتوں کو

(ج) انبیائے کرام علیہم السلام کو (د) جنات کو

(v) نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے سُوْرَةُ الْمُلْك کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے

[الف] سورۃ السجدہ کی (ب) سورۃ الرحمٰن کی

(ج) سورۃ یوسف کی (د) سورۃ المائدہ کی

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْمُلْك کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب عربی زبان میں ملک کا معنی ہے بادشاہی۔ اس سورت کی پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ کائنات کی ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُلْك ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْمُلْك کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب سُوْرَةُ الْمُلْك کا مرکزی مضمون "توحید، رسالت اور آخرت" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْمُلْك کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب 1۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب باخبر ہے۔ ہمارے دلوں میں چھپے ہوئے راز بھی اس کے علم میں ہیں۔ (سُوْرَةُ الْمُلْك 13-14)

2۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں رہنا چاہیے۔ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔ (سُوْرَةُ الْمُلْك 16-18)

(iv) سُوْرَةُ الْمُلْك کی فضیلت تحریر کیجیے۔

جواب سُوْرَةُ الْمُلْك بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اس کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا قرآن مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ (جامع ترمذی 2891)

(v) سُوْرَةُ الْمُلْك کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

جواب سُوْرَةُ الْمُلْك کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا امتحان لے کر واضح کیا جائے کہ کون بہتر اعمال کرنے والا ہے۔ (سُوْرَةُ الْمُلْك 2)

-3 سُوْرَةُ الْمُلْك پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب سُوْرَةُ الْمُلْك مکی سورت ہے۔ اس میں تیس (30) آیات ہیں۔ ملک کا معنی ہے بادشاہی۔ اس سورت کی پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ کائنات کی ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُلْك ہے۔

سُوْرَةُ الْمُلْك بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اس کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا قرآن مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ (جامع ترمذی، 2891)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک سُوْرَةُ السَّجْدَة اور سُوْرَةُ الْمُلْك کی تلاوت نہ فرما لیتے۔ (جامع ترمذی 2892)

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب کو روکنے والی اور عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچائے گی۔ (جامع ترمذی 2890)

سُوْرَةُ الْمُلْك کا مرکزی مضمون "توحید، رسالت اور آخرت" ہے۔

سُوْرَةُ الْمُلْك میں بتایا گیا ہے کہ یہ دنیا ایک دن اپنی انتہا کو پہنچے گی۔ جن لوگوں نے اس کے اندر بالکل اندھے بہرے بن کر زندگی گزاری وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے اور جنھوں نے اپنی عقل و فہم سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، وہ اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہریں گے۔

اس سورت میں کائنات کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا بیان ہے۔ کفر کے ہولناک نتائج سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نافرمان بندوں کو دنیا اور آخرت میں سزا دینے پر قادر ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے پرچہ جات سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 "الْمُلْك" کا لفظ سُوْرَةُ الْمُلْك میں آیا ہے:

[a] پہلی آیت میں (b) دوسری آیت میں

(c) پانچویں آیت میں (d) آخری آیت میں

-2 سُوْرَةُ الْمُلْك کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے (Second Term 23)

(a) نمائش کے لیے (b) زیبائش کے لیے

[c] امتحان کے لیے (d) آرام کے لیے

-3 حدیثِ نبوی ﷺ کے مطابق عذابِ قبر سے نجات دلانے والی سورت ہے

(Final Term 23)

(a) سورۃ الفاتحہ [b] سُوْرَةُ الْمُلْك

(c) سورۃ الواقعہ (d) سورۃ الاخلاص

-4 سُوْرَةُ الْمُلْك میں کائنات کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی:

[a] عظمت کا بیان ہے (b) حکمت کا بیان ہے

(c) نعمتوں کا بیان ہے (d) گرفت کا بیان ہے

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے پرچہ جات سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 سُوْرَةُ الْمُلْك کا مختصر تعارف لکھیے۔

جواب سُوْرَةُ الْمُلْك مکی سورت ہے۔ اس میں تیس (30) آیات ہیں۔ یہ بہت فضیلت والی سورت ہے۔

-2 سُوْرَةُ الْمُلْك کا کوئی ایک مضمون بیان کریں۔

جواب سُوْرَةُ الْمُلْك میں بتایا گیا ہے کہ یہ دنیا ایک دن اپنی انتہا کو پہنچے گی۔ اندھے بہرے بن کر زندگی گزارنے والے جہنم میں جھونک دیے جائیں گے اور عقل و فہم سے کام لے کر اللہ تعالیٰ سے ڈر کر زندگی گزارنے والے اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہریں گے۔

-3 زندگی کا مقصد کیا ہے؟

جواب زندگی کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا امتحان لے کر واضح کیا جائے کہ کون بہتر اعمال کرنے والا ہے۔

-4 اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔

-5 ہمیں کس چیز کی تیاری کرنی چاہیے؟

جواب قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ہمیں قیامت کے دن کامیاب ہونے کی تیاری کرنی چاہیے۔

سُورَةُ الْقَلَمِ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَةُ الْقَلَم کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے

(الف) دوات کی (ب) تختی کی (ج) سیاہی کی [د] قلم کی

(ii) سُوْرَةُ الْقَلَم کے مطابق نعمت چھین لی جاتی ہے

(الف) فضول خرچی کی وجہ (ب) سستی کی وجہ سے

[ج] کنجوسی کی وجہ سے (د) زیادہ سونے کی وجہ سے

(iii) کسی بھی کام کا ارادہ کرتے ہوئے کہنا چاہیے:

[الف] ان شاء اللہ (ب) ما شاء اللہ

(ج) سُبْحَانَ اللهِ (د) جزاك الله خيرا

(iv) سُوْرَةُ الْقَلَم میں واقعہ بیان ہوا ہے:

(الف) ھاروت اور ماروت کا [ب] باغ والوں کا

(ج) غار والوں کا (د) ہابیل و قابیل کا

(v) سُوْرَةُ الْقَلَم میں نبی کریم ﷺ کو تلقین کی گئی ہے:

[الف] صبر کی (ب) حج کی (ج) قربانی کی (د) جہاد کی

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْقَلَم کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب اس سورت کی پہلی آیت میں قلم کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقَلَم ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْقَلَم کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب سُوْرَةُ الْقَلَم کا مرکزی مضمون "حضرت محمد ﷺ کی صداقت اور دشمنوں کے انجام کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْقَلَم کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب 1۔ قلم، سیاہی اور کتاب علم کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ الْقَلَم 1)

2۔ کنجوسی کی وجہ سے نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (سُوْرَةُ الْقَلَم 17-20)

(iv) سُوْرَةُ الْقَلَم میں حضرت محمد ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

جواب سُوْرَةُ الْقَلَم میں فرمایا گیا کہ "حضرت محمد ﷺ اخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔ (سُوْرَةُ الْقَلَم 4)

(v) سُوْرَةُ الْقَلَم کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب اس سورت کے آخر میں حضرت محمد ﷺ کی دل جوئی اور آپ ﷺ کو صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

-3 سُوْرَةُ الْقَلَم پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب سُوْرَةُ الْقَلَم مکی سورت ہے۔ اس میں باون (52) آیات ہیں۔

اس سورت کی پہلی آیت میں قلم کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقَلَم ہے۔

سُوْرَةُ الْقَلَم کا مرکزی مضمون "حضرت محمد ﷺ کی صداقت اور دشمنوں کے انجام کا بیان" ہے۔

سُوْرَةُ الْقَلَم کے شروع میں قلم کی قسم ذکر فرما کر علم کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کو حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کو جھٹلانے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کا نہایت بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی طرف سے خود جواب دیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے مشرک سردار آپ ﷺ کو دین کی تبلیغ سے روکنا چاہتے تھے۔ اس سورت میں ان سرداروں کی بُرائیاں بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں میں ایسی بُرائیاں موجود ہوں ان سے بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ جو لوگ بھی ایسے کرداروں کے پیچھے چلیں گے ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

اس سورت میں باغ والوں کا واقعہ بیان ہوا ہے جنھوں نے کنجوسی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا باغ تباہ کر دیا۔ ان لوگوں کے آخرت کے انجام کا بیان ہے۔

اس سورت کے آخر میں حضرت محمد ﷺ کی دل جوئی اور آپ ﷺ کو صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے پرچہ جات سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 سُوْرَةُ الْقَلَم میں آیات ہیں:

(a) پچیس (25) (b) تیس (30)

(c) چالیس (40) [d] باون (52)

-2 سُوْرَةُ الْقَلَم کا مرکزی مضمون ہے:

[a] حضرت محمد ﷺ کی صداقت اور دشمنوں کے انجام کا بیان

(b) توحید و رسالت کا بیان

(c) آخرت کا بیان (d) دین اسلام کی دعوت کا بیان

-3 سُوْرَةُ الْقَلَم میں حضرت محمد ﷺ کو جھٹلانے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کا کردار بیان کیا گیا ہے:

(a) خوف ناک [b] نہایت بُرا (c) خطرناک (d) بُرا

-4 سُوْرَةُ الْقَلَم کے مطابق باغ تباہ ہونے کی وجہ تھی: (Final Term 23)

(a) وعدہ خلافی (b) چغل خوری (c) بددیانتی [d] کنجوسی

-5 سُوْرَةُ الْقَلَم کے شروع میں قلم کی قسم ذکر فرما کر اشارہ کیا گیا ہے:

(a) آسمان کی طرف (b) اللہ کی وحدانیت کی طرف

(c) انسانوں کی طرف [d] علم کی عظمت کی طرف

PEC کے زیر اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم، سالانہ) کی تیاری کے لیے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- سُوْرَةُ الْقَلَم کے مطابق علم کے حصول کے ذرائع کون سے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْقَلَم کے مطابق قلم، سیاہی اور کتاب علم کے حصول کے ذرائع ہیں۔

2- سُوْرَةُ الْقَلَم میں باغ والوں کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْقَلَم میں باغ والوں کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ بخل سے کام لینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا باغ تباہ کر دیا۔ ان لوگوں کے آخرت کے انجام کا بیان ہے۔

3- سُوْرَةُ الْقَلَم میں بتائے گئے مکہ کے مشرک سرداروں کا کردار بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْقَلَم میں بیان کیا گیا ہے کہ مکہ کے مشرک سردار نبی پاک خاتم النبیین ﷺ کو دین کی تبلیغ سے روکنا چاہتے تھے۔ اس سورت میں ان سرداروں کی دس بری عادتیں بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں میں ایسی برائیاں موجود ہوں ان سے معاملہ نہیں رکھنا چاہیے۔ جو لوگ ایسے کرداروں کے پیچھے چلیں گے وہ بھی برباد ہوں گے۔

4- سُوْرَةُ الْقَلَم کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْقَلَم مکی سورت ہے۔ اس میں باون (52) آیات ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قلم کی قسم بیان کی گئی ہے اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقَلَم ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّة

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) سُوْرَةُ الْحَاقَّة میں حاقہ سے مراد ہے

(الف) محنت ■ قیامت (ج) موت (د) تجارت

(ii) قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا

■ آندھی کا (ب) زلزلے کا

(ج) سیلاب کا (د) خوف ناک آواز کا

(iii) جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ ہوں گے

(الف) جنت میں ■ جہنم میں

(ج) اعراف میں (د) عالم برزخ میں

(iv) قیامت کے دن زمین و آسمان میں تبدیلیاں رونما ہوں گی

(الف) حساب و کتاب کے بعد (ب) میزان لگنے پر

(ج) جنت اور جہنم کا فیصلہ ہونے پر ■ صور پھونکے جانے پر

(v) آل فرعون کا کیا انجام ہوا؟

(الف) بستی الٹ دی گئی ■ غرق کر دیا گیا

(ج) چہرے مسخ کر دیے گئے (د) آندھی کا شکار ہوئے

2- مختصر جواب دیجیے:

(i) سُوْرَةُ الْحَاقَّة کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: حاقہ کا معنی ہے وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے جس کا تذکرہ اس سورت میں آیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْحَاقَّة ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْحَاقَّة کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْحَاقَّة کا مرکزی مضمون "قیامت، آخرت کے حالات اور قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کے معیار کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْحَاقَّة سے کوئی دو نکات متن سے تحریر کیجیے۔

جواب: 1. قیامت کے دن سارے راز ظاہر کر دیے جائیں گے۔ (سُوْرَةُ الْحَاقَّة)

2. قرآن مجید متقی لوگوں کے لیے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لیے حسرت ہے۔ (سُوْرَةُ الْحَاقَّة)

(iv) قیامت کے دن کس کا کوئی ساتھی نہیں ہوگا؟

جواب: اللہ تعالیٰ پر یقین نہ رکھنے والے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینے والے کا قیامت کے دن کوئی ساتھی نہ ہوگا۔ (سُوْرَةُ الْحَاقَّة 33-35)

(v) سُوْرَةُ الْحَاقَّة میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْحَاقَّة میں قیامت برپا ہونے کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ صور پھونکے جانے پر زمین و آسمان میں عظیم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ جن لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جنت عالیہ میں ہوں گے اور جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنم میں ہوں گے۔

3- سُوْرَةُ الْحَاقَّة پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: حاقہ کا معنی ہے وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے جس کا ذکر اس سورت میں آیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْحَاقَّة ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّة کا مرکزی مضمون "قیامت، آخرت کے حالات اور قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کے معیار کا بیان" ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّة کے شروع میں آخرت کا انکار کرنے والی پچھلی قوموں کا انجام بیان ہوا ہے۔ قوم ثمود کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک خوف ناک آواز سے ہلاک کیے گئے جب کہ قوم عاد پر آندھی کا عذاب بھیجا گیا۔ قوم لوط کی بستیاں الٹ دی گئیں اور فرعون کو غرق کر دیا گیا۔

پھر قیامت برپا ہونے کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ صور پھونکے جانے پر زمین و آسمان میں تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ جن لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جنت عالیہ میں ہوں گے اور جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنم میں ہوں گے۔

اس سورت میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا کلام ہے جو آپ خاتم النبیین ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اس سورت کے مطابق قرآن مجید متقی لوگوں کے لیے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لیے حسرت ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیر اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم، سالانہ) کی تیاری کے لیے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- سُوْرَةُ الْحَاقَّة میں آیات ہیں:

(a) پچاس (50) ■ باون (52) (c) پچپن (55) (d) [illegible]

2- خوف ناک آواز سے ہلاک کیے گئے

■ قوم ثمود (b) قوم عاد (c) قوم لوط (d) آل فرعون

3- بستی کو الٹا دیا گیا

(a) آل فرعون کی (b) قوم عاد کی (c) قوم ثمود کی ■ قوم لوط کی

4- آل فرعون کو کر دیا گیا

(a) قتل (b) جلاوطن ■ غرق (d) زندہ درگور

5- صور پھونکے جانے پر عظیم تبدیلیاں واقع ہوں گی

(a) زمین میں (b) آسمان میں ■ زمین و آسمان میں (d) فضا میں

6- قرآن مجید جھٹلانے والوں کے لیے ہے

(a) عبرت (b) سزا (c) تباہی ■ حسرت

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- حاقہ کا معنی کیا ہے؟

جواب: حاقہ کا معنی ہے وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے۔

2- سُوْرَةُ الْحَاقَّة کے شروع میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْحَاقَّة کے شروع میں آخرت کا انکار کرنے والی پچھلی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان ہوا ہے۔

3- سُوْرَةُ الْحَاقَّة کے مطابق صور پھونکے جانے پر زمین و آسمان میں کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی؟

جواب: سُوْرَةُ الْحَاقَّة کے مطابق صور پھونکے جانے پر زمین و آسمان میں عظیم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ جن لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جنت عالیہ میں ہوں گے اور جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنم میں ہوں گے۔

4- سُوْرَةُ الْحَاقَّة میں قرآن مجید کی عظمت کا کیا بیان ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْحَاقَّة میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا کلام ہے جو آپ خاتم النبیین ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

5- سُوْرَةُ الْحَاقَّة کے مطابق قرآن مجید متقی لوگوں کے لیے اور جھٹلانے والوں کے لیے کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْحَاقَّة کے مطابق قرآن مجید متقی لوگوں کے لیے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لیے حسرت ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِج

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) معارج کا معنی ہے

(الف) محبت (ب) آسمان (ج) زوال ■ سیڑھیاں

(ii) کس میں ضرورت مند اور محروم لوگوں کے لیے حصہ رکھا جاتا ہے

■ اپنے مال میں (ب) اپنے کھانے میں

(ج) اپنی جائیداد میں (د) نیکیوں میں

(iii) قیامت کا ایک دن برابر ہوگا

(الف) ایک سال کے (ب) ایک صدی کے

■ پچاس ہزار سال کے (د) ایک ہزار سال کے

(iv) سُوْرَةُ الْمَعَارِج میں احوال بیان کیے گئے ہیں

(الف) دنیا کے (ب) قبر کے

■ قیامت کے (د) بازار کے

(v) سُوْرَةُ الْمَعَارِج میں آسمان کو سیڑھی قرار دیا گیا ہے

(الف) انسانوں کی ■ فرشتوں کی

(ج) جنات کی (د) انبیائے کرام علیہم السلام کی

2- مختصر جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْمَعَارِج کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: معارج کا معنی ہے سیڑھیاں۔ اس سورت میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمَعَارِج ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْمَعَارِج کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْمَعَارِج کا مرکزی مضمون "قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْمَعَارِج سے کوئی دو نکات متن سے تحریر کیجیے۔

جواب: 1. قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ایک بہت طویل دن ہوگا۔ (سُوْرَةُ الْمَعَارِج 4)

2. لوگ قیامت کو دور سمجھتے ہیں جبکہ اللہ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے۔ (سُوْرَةُ الْمَعَارِج 6-7)

(iv) سُوْرَةُ الْمَعَارِج میں اہل جنت کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْمَعَارِج میں اہل جنت کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں:

☆ نماز قائم کرنا ☆ قیامت پر یقین رکھنا

☆ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنا

☆ امانتوں کی حفاظت کرنا ☆ گواہی پر قائم رہنا

(v) سُوْرَةُ الْمَعَارِج کے آخر میں کس کی بدحالی کا بیان ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمَعَارِج کے آخر میں قیامت کے دن مجرموں کی بدحالی کا بیان ہے۔

3- سُوْرَةُ الْمَعَارِج پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمَعَارِج مکی سورت ہے۔ اس میں چوالیس (44) آیات ہیں۔

معارج کا معنی ہے سیڑھیاں۔ اس سورت میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمَعَارِج ہے۔ سُوْرَةُ الْمَعَارِج کا مرکزی مضمون "قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال کا بیان" ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِج کے شروع میں قیامت کی ہولناکی کا بیان ہے۔ اہل جہنم کے برے انجام اور اہل جنت کی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سورت میں اہل جنت کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں:

- نماز قائم کرنا۔ • قیامت پر یقین رکھنا۔
- رب کے عذاب سے ڈرنا، شرم گاہوں کی حفاظت کرنا۔
- امانتوں کی حفاظت کرنا۔ • گواہی پر قائم رہنا۔

اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن مجرموں کی بدحالی کا بیان ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَةُ الْمَعَارِج کے شروع میں بیان ہے:
(a) فرشتوں کا (b) جنات کا
(c) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا **(d)** قیامت کی ہولناکی کا

2- حقیقت کو نہ ماننا، مال جمع کرنا، بے صبری کرنا اور کنجوسی کرنا، اسباب ہیں:
(a) جہالت کے (b) غربت کے
(c) جہنم میں لے جانے کے (d) جنت میں لے جانے کے

3- سُوْرَةُ الْمَعَارِج کے آخر میں بیان ہے:
(a) قیامت کے دن مجرموں کی بدحالی کا (b) اہلِ جنت کا
(c) مسکینوں اور لاچاروں کا (d) ضرورت مند اور محروم لوگوں کا

4- پچاس ہزار سال کے برابر ایک دن ہوگا: (Final Term 23)
(a) جنت کا (b) جہنم کا **(c)** قیامت کا (d) قبر کا

5- اہلِ جنت کی صفت ہے:
(a) قیامت کا انکار (b) امانت میں خیانت کرنا
(c) محروم لوگوں کو اپنے مال میں حصہ نہ رکھنا **(d)** نماز قائم کرنا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- سُوْرَةُ الْمَعَارِج کا مختصر تعارف بیان کریں۔
جواب: معارج کا معنی ہے سیڑھیاں۔ اس سورت میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمَعَارِج ہے۔ سُوْرَةُ الْمَعَارِج کا مرکزی مضمون "قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال کا بیان" ہے۔

2- اہلِ ظلم کے جرائم اور اہلِ جنت کی صفات کو کس سورت میں بیان کیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْمَعَارِج میں اہلِ ظلم کے جرائم اور اہلِ جنت کی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔

3- سُوْرَةُ الْمَعَارِج مکی سورت ہے یا مدنی؟
جواب: سُوْرَةُ الْمَعَارِج مکی سورت ہے۔

4- قیامت کے متعلق کسی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیے۔
جواب: ترجمہ: لوگ قیامت کو دور سمجھتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے۔ (سُوْرَةُ الْمَعَارِج 6-7)

سُوْرَةُ نُوْحٍ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔
(i) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دی:
(الف) 900 سال **(ب)** 950 سال (ج) 970 سال (د) 1000 سال

(ii) اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنائی:
(الف) حضرت آدم علیہ السلام نے **(ب)** حضرت نوح علیہ السلام نے
(ج) حضرت ہود علیہ السلام نے (د) حضرت صالح علیہ السلام نے

(iii) حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جس پہاڑ کے پاس رکی اس کا نام تھا:
(الف) طور (ب) مروہ **(ج)** جودی (د) صفا

(iv) حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سن کر قوم کا ردِ عمل تھا:
(الف) انگلیاں چبا لیں (ب) آنکھیں بند کر لیں
(ج) سر پیٹ لیا **(د)** انگلیاں کانوں میں ڈال لیں

(v) ایمان والوں کو مشکلات میں اختیار کرنا چاہیے:
(الف) فکر (ب) سکوت **(ج)** صبر (د) بدولی

2- مختصر جواب دیجیے:
(i) سُوْرَةُ نُوْحٍ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
جواب: سُوْرَةُ نُوْحٍ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم پیغمبر تھے۔ سُوْرَةُ نُوْحٍ میں انھی کے حالات کا بیان ہوا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ نُوْحٍ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ نُوْحٍ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ نُوْحٍ کا مرکزی مضمون "حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ نُوْحٍ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے والے کے نہ صرف گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے بلکہ دنیا میں بھی خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔ (سُوْرَةُ نُوْحٍ 10-12)
2- ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین کی اور ایمان لانے والے مردوں اور عورتوں کی مغفرت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ (سُوْرَةُ نُوْحٍ، 28)

(iv) حضرت نوح علیہ السلام کا مختصر تعارف پیش کیجیے۔
جواب: حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم پیغمبر تھے۔ آپ علیہ السلام نے نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا۔

(v) ہمیں کس کس کے لیے دعائے مغفرت کرنی چاہیے؟
جواب: ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین کی اور ایمان لانے والے مردوں اور عورتوں کی مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ نُوْحٍ 28)

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
أَطْوَارًا	مختلف حالتوں سے گزار کر	طِبَاقًا	اوپر تلے
بِسَاطًا	فرش	سُبُلًا فِجَاجًا	کھلے راستے

4- درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:
i- وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهٰرًا ۞
جواب: ترجمہ: اور وہ مال اور اولاد کے ذریعے تمھاری مدد فرمائے گا اور تمھارے لیے باغات اگائے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری فرمائے گا۔
ii- وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۞
جواب: ترجمہ: اور اس (اللہ) نے ان میں چاند کو روشن فرمایا اور اس نے سورج کو چراغ بنایا۔

5- سُوْرَةُ نُوْحٍ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم پیغمبر تھے۔ سُوْرَةُ نُوْحٍ میں انھی کے حالات کا

بیان ہوا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ نُوْحٍ ہے۔
سُوْرَةُ نُوْحٍ کا مرکزی مضمون حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کا بیان ہے۔
حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔ انھوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا۔ آپ نے اپنی قوم کے افراد کو اکیلے اکیلے بھی سمجھایا اور مجمع میں بھی، دن میں بھی سمجھایا اور رات میں بھی، لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ قوم نے آپ کی دعوت سن کر انگلیاں کانوں میں ڈال لیں، آپ علیہ السلام کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں اور مذاق اڑایا۔
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کی اور انھیں استغفار کی برکات بھی بتائیں، لیکن قوم شرک سے باز نہ آئی۔ قوم کی مسلسل نافرمانی اور ان کے عذاب طلب کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کافر قوم کو انجام تک پہنچانے کا ارادہ فرمایا، پھر حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ علیہ السلام کی قوم میں سے مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور آپ علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔
جب کافروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں اپنے گھر والوں، ایمان والوں اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو سوار کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین سے پانی نکلنے لگا اور آسمان سے پانی برسنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی طوفان بن گیا اور پہاڑ جیسی موجیں اٹھنے لگیں۔
پھر جب طوفان کے اختتام کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو اپنا پانی نگلنے کا حکم دیا اور آسمان کو پانی برسانے سے روکا۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے طوفان ختم گیا اور طوفان کا پانی خشک ہو گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ایک پہاڑ "جودی" پر جا کر رک گئی۔ کشتی میں بچ جانے والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔
سُوْرَةُ نُوْحٍ میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کے مراحل، ان کے طویل صبر و انتظار اور بالآخر ان کی قوم کے عذاب میں مبتلا ہونے کا واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اس کا مقصد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کو یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے صبر و انتظار کے کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کے صبر کی وجہ سے اپنی مدد عطا فرمائی تھی۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت نوح علیہ السلام تھے:
(a) ایک عام انسان **(b)** ایک عظیم پیغمبر (c) ایک فرشتے (d) ایک تابعی

2- سُوْرَةُ نُوْحٍ کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کی: (Final Term 23)
(a) سخاوت کی **(b)** استغفار کی (c) ایثار کی (d) اتحاد کی

3- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم باز نہ آئی:
(a) چوری سے (b) جھوٹ سے (c) ریاکاری سے **(d)** شرک سے

4- پہلی کشتی بنانے والے پیغمبر علیہ السلام کا نام ہے: (First Term 23)
(a) حضرت آدم علیہ السلام **(b)** حضرت نوح علیہ السلام
(c) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (d) حضرت یعقوب علیہ السلام

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ نُوْحٍ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
جواب: سُوْرَةُ نُوْحٍ مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھائیس (28) آیات ہیں۔ سُوْرَةُ نُوْحٍ کا مرکزی مضمون حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کا بیان ہے۔ سُوْرَةُ نُوْحٍ میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کے مراحل ان کے طویل صبر و انتظار اور بالآخر ان کی قوم کے عذاب میں مبتلا ہونے کا واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

2- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کس چیز کی دعوت دی؟
جواب: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔

3- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے افراد کو کیسے سمجھایا؟
جواب: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے افراد کو اکیلے اکیلے بھی سمجھایا اور مجمع میں بھی، دن میں بھی سمجھایا اور رات میں بھی، لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی۔

4- جب کافروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کیا حکم دیا؟
جواب: جب کافروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا اور حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں اپنے گھر والوں، ایمان والوں اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو سوار کرنے کا حکم فرمایا۔

5- وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ (Final Term 23)
جواب: ترجمہ: حالاں کہ اس نے تمھیں مختلف حالتوں سے (گزار کر) پیدا فرمایا ہے۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔
(i) اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا فرمایا ہے:
(الف) مٹی سے (ب) نور سے **(ج)** آگ سے (د) پانی سے

(ii) قیامت کے دن سوال و جواب ہوگا:
(الف) صرف انسانوں سے (ب) صرف جنات سے
(ج) صرف فرشتوں سے **(د)** انسانوں اور جنات سے

(iii) غیب کا مکمل علم ہے:
(الف) اللہ تعالیٰ کے پاس (ب) فرشتوں کے پاس
(د) جنات کے پاس (د) رسولوں کے پاس

(iv) انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا:
(الف) فرشتوں کو **(ب)** جنات کو (ج) پرندوں کو (د) کسی کو نہیں

(v) قیامت کے دن انسانوں کی طرح سوال کیا جائے گا:
(الف) فرشتوں سے (ب) جانوروں سے (ج) پرندوں سے **(د)** جنات سے

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْجِنّ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: اس سورت میں جنات کے اسلامی دعوت کو سننے اور قبول کرنے کا بیان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْجِنّ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْجِنّ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْجِنّ کا مرکزی مضمون "جنات کے توحید کی دعوت قبول کرنے اور اس دعوت کو پھیلانے کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْجِنّ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: -1 انسانوں کی طرح جنات بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں، قیامت کے دن ان سے بھی سوال و جواب ہوگا۔ (سُوْرَۃُ الْجِنّ 2،1)

-2 جنات میں بھی بعض نیک اور ایمان والے ہیں، بعض برے اور ظالم ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْجِنّ 11-15)

(iv) جنات کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: جنات کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ جنات اللہ تعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہیں۔ جنات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنات کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جنات میں بھی ایمان لانے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جنات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ جنات میں بھی مرد اور عورت ہوتے ہیں اور اولاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ جنات پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو ماننا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ جنات عموماً دکھائی نہیں دیتے اور ان کی رسائی آسمانوں تک ہے۔

(v) سُوْرَۃُ الْجِنّ میں علم غیب کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْجِنّ میں علم غیب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ غیب کا مکمل علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ اپنے رسولوں میں سے جسے جتنا چاہتا ہے، عطا فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْجِنّ 26،27)

-3 سُوْرَۃُ الْجِنّ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: اس سورت میں جنات کے اسلامی دعوت کو سننے اور قبول کرنے کا بیان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْجِنّ ہے۔

جنات اللہ تعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہیں۔ جنات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنات کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جنات میں بھی ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جنات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ جنات میں بھی مرد اور عورت ہوتے ہیں اور اولاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ جنات پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو ماننا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ جنات عموماً دکھائی نہیں دیتے اور ان کی رسائی آسمانوں تک ہے۔

سُوْرَۃُ الْجِنّ کا مرکزی مضمون "جنات کے توحید کی دعوت قبول کرنے اور اس دعوت کو پھیلانے کا بیان" ہے۔

سُوْرَۃُ الْجِنّ کے شروع میں جنات کے قرآن مجید سننے اور ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ شرک سے منع کیا گیا ہے اور توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

سورت کے آخر میں فریضۂ رسالت، قیامت اور وحی کی حفاظت کا بیان ہے۔

سُوْرَۃُ الْجِنّ میں مکہ مکرمہ کے متکبر سرداروں کو آئینہ دکھایا جا رہا ہے کہ جس قرآن مجید سے وہ اس درجہ بیزار ہیں کہ اس کو سن کر اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے، منہ دوسری طرف پھیر لیتے اور دامن جھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی کو سن کر جنوں کی ایک جماعت اس قدر متاثر ہوتی ہے کہ وہ فوراً اپنی قوم کے اندر اس کی دعوت پھیلانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 سُوْرَۃُ الْجِنّ میں اسلامی دعوت کو سننے اور قبول کرنے کا بیان ہے:

(a) انسانوں کے **(b)** جنات کے
(c) فرشتوں کے (d) جانوروں کے

-2 جنات کو زمین پر بھیجا گیا:

(a) انسانوں سے پہلے (b) فرشتوں سے پہلے
(c) انسانوں کے بعد (d) فتح مکہ کے بعد

-3 سُوْرَۃُ الْجِنّ کی روشنی میں جنات کی رسائی ہے: (Final Term 23)

(a) پہاڑوں تک (b) سمندروں تک
(c) بادلوں تک **(d)** آسمانوں تک

-4 کس سورت کا مرکزی مضمون جنات کے توحید کی دعوت قبول کرنے اور اس دعوت کو پھیلانے کا بیان ہے؟

(a) سُوْرَۃُ النَّجْم کا (b) سُوْرَۃُ الطُّوْر کا
(c) سُوْرَۃُ الْجِنّ کا (d) سُوْرَۃُ الْمُلْک کا

-5 سُوْرَۃُ الْجِنّ کے شروع میں قرآن مجید سننے اور اس پر ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے

(a) جنات کا (b) انسانوں کا (c) جانوروں کا (d) فرشتوں کا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 سُوْرَۃُ الْجِنّ کا مختصر تعارف بیان کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْجِنّ مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھائیس (28) آیات ہیں۔ اس سورت میں جنات کے اسلامی دعوت کو سننے اور قبول کرنے کا بیان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْجِنّ ہے۔

-2 جنات کا مختصر تعارف لکھیے۔

جواب: جنات اللہ تعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہے۔ جنات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنات کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جنات بھی ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جنات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں۔

-3 سُوْرَۃُ الْجِنّ کا مرکزی مضمون تحریر کریں۔ (Final Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الْجِنّ کا مرکزی مضمون "جنات کے توحید کی دعوت قبول کرنے اور اس دعوت کو پھیلانے کا بیان" ہے۔

-4 آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جنات کے لیے کیا لازم ہے؟

جواب: جنات پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو ماننا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

-5 سُوْرَۃُ الْجِنّ کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْجِنّ کے آخر میں فریضۂ رسالت، قیامت اور وحی کی حفاظت کا بیان ہے۔

-6 جنات کی جماعت قرآن پاک کو سن کر کس قدر متاثر ہوتی ہے؟

جواب: جنات کی ایک جماعت قرآن پاک کو سن کر اس قدر متاثر ہوتی ہے کہ وہ فوراً اپنی قوم کے اندر اس کی دعوت پھیلانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) تہجد کی نماز کا ذکر ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْجِنّ میں **(ب)** سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل میں
(ج) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر میں (د) سُوْرَۃُ الدَّھْر میں

(ii) مزمل کا معنی ہے:

(الف) چادر میں لپٹنے والے (ب) خوب صورت چہرے والے
(ج) تروتازہ چہرے والے (د) عمدہ اخلاق والے

(iii) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل نازل ہوئی:

(الف) ہجرت مدینہ کے بعد (ب) حجۃ الوداع کے موقع پر
(ج) ابتدائی زمانے میں (د) فتح مکہ کے بعد

(iv) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل میں نفل نماز کا ذکر آیا ہے:

(الف) اشراق (ب) چاشت (ج) اوابین **(د)** تہجد

(v) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل میں خصوصی بیان ہے:

(الف) حج کا (ب) جہاد کا (ج) قربانی کا **(د)** اسلام کی دعوت کا

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: مزمل حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے اس کے معنی ہے چادر میں لپٹنے والے۔ اس سورت میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کا مرکزی مضمون "اسلام کی دعوت اور اہم اسلامی عبادات کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: -1 ہمیں مخلوق کی مرضی کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کو ترجیح دینی چاہیے۔ (سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل 8)

-2 قیامت کی ہولناکی اس قدر شدید ہوگی کہ بچوں کو بھی بوڑھوں جیسا کر دے گی۔ (سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل 17)

(iv) اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟

جواب: رات کو نیند سے اٹھ کر نماز تہجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا نفس کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل 6)

(v) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کب نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل بالکل ابتدائی زمانہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے۔ اس سے پہلے صرف سُوْرَۃُ الْعَلَق اور سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔

-3 سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: مزمل حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے، اس کے معنی ہے چادر میں لپٹنے والے۔ اس سورت میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل ہے۔

یہ سورت بالکل ابتدائی زمانہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے۔ اس سے پہلے صرف سُوْرَۃُ الْعَلَق اور سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔ سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کا مرکزی مضمون "اسلام کی دعوت اور اہم اسلامی عبادات کا بیان" ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کے شروع میں اسلام کی دعوت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی احکام عنایت فرمائے گئے ہیں۔ جن میں رات کو تہجد کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا شامل ہے۔ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد بھی عمل کرتی رہی۔

سورت کے دوسرے حصے میں تہجد میں یہ رعایت دی گئی ہے کہ جتنا قرآن مجید پڑھنا آسانی سے ممکن ہو، پڑھا جائے۔ سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کے آخر میں نماز، زکوٰۃ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 ابتدائی زمانے میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے: (Second Term 23)

(a) الفاتحہ (b) البقرہ **(c)** المزمل (d) الدخان

-2 سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت فرمائے گئے خصوصی احکامات سے قرآن مجید کی تلاوت ہے: (Second Term 23)

(a) نماز عشاء میں (b) نماز فجر میں
(c) نماز تہجد میں (d) نماز جمعہ میں

-3 اسلام کی دعوت اور اہم اسلامی عبادات کا بیان مرکزی مضمون ہے:

(a) سُوْرَۃُ الْجِنّ کا (b) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ کا
(c) سُوْرَۃُ الْقَمَر کا **(d)** سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کا

-4 قیامت کی ہولناکی بچوں کو کر دے گی: (Second Term 23)

(a) بوڑھا (b) جوان (c) ادھیڑ عمر (d) بیمار

-5 سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کے آخر میں حکم دیا گیا ہے: (Final Term 23)

(a) حج کا **(b)** استغفار کا (c) صلہ رحمی کا (d) رحم دلی کا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مکی سورت ہے۔ اس میں بیس (20) آیات ہیں۔ مزمّل حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس سورت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو اسی نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ ہے۔

2- سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ سے پہلے کون سی سورتیں نازل ہوئیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ سے پہلے صرف سُوْرَةُ الْعَلَقِ اور سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔

3- سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے شروع میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کون سے خصوصی احکام عنایت فرمائے گئے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے شروع میں اسلام کی دعوت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو خصوصی احکام عنایت فرمائے گئے۔ جن میں رات کو تہجد کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا شامل ہے۔

4- سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے دوسرے حصے میں تہجد کے متعلق کیا رعایت دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے دوسرے حصے میں تہجد میں یہ رعایت دی گئی ہے کہ جتنا قرآن پڑھنا آسانی سے ممکن ہو، پڑھ لیا جائے۔

5- سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے آخر میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے آخر میں نماز، زکوٰۃ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

6- ہمیں مخلوق کی مرضی کے مقابلے میں کس کے حکم اور مرضی کو ترجیح دینی چاہیے؟

جواب: ہمیں مخلوق کی مرضی کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کو ترجیح دینی چاہیے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) مدثر کے معنی ہیں:

(الف) خوب صورت (ب) باوقار (ج) چادر اوڑھنے والے ✓ (د) روشن چراغ

(ii) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے بعد آیات نازل ہوئیں:

(الف) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کی (ب) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کی ✓

(ج) سُوْرَةُ الدَّهْرِ کی (د) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کی

(iii) ہمیں پاک و صاف رکھنا چاہیے:

(الف) صرف لباس کو (ب) صرف کردار کو (ج) صرف جسم کو (د) تینوں کو ✓

(iv) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی مضمون ہے:

(الف) اسلام کی دعوت ✓ (ب) جہاد (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

(v) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کے مطابق اہلِ جہنم دنیا میں کھانا نہیں کھلاتے تھے:

(الف) والدین کو (ب) دوستوں کو (ج) اساتذہ کو (د) مسکین کو ✓

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: مدثر کے معنی ہیں: چادر یا لحاف اوڑھنے والے یہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔ اس سورت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی مضمون "اسلامی دعوت کی ابتدائی تفصیل کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- ہمیں اپنے لباس اور کردار دونوں کو پاک و صاف رکھنا چاہیے۔ (سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ 4)

2- کسی غرض کے بغیر دوسروں سے حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے اور صرف اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ 6)

(iv) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں جہنم میں لے جانے والے کون سے گناہ بتائے گئے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں اہلِ جہنم کے اہم جرائم بیان کیے گئے ہیں جس کے مطابق وہ نماز نہیں پڑھتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، فضول بحثوں اور دین کا مذاق اُڑانے میں مشغول رہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

(v) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کب نازل ہوئی؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کی ابتدائی سات آیات سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات کے بعد دوسری وحی میں نازل ہوئیں۔

3- سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: مدثر کے معنی ہیں: چادر یا لحاف اوڑھنے والے یہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔ اس سورت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ ہے۔

اس سورت کی ابتدائی سات آیات سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات کے بعد دوسری وحی میں نازل ہوئیں۔ پہلی وحی میں صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و رسالت کے اعلان کا وقت آ گیا ہے اور سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کی ابتدائی آیات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو فرائض نبوت سے آگاہ کیا گیا اور ان کے ادا کرنے کے لیے کمربستہ ہونے کی تلقین فرمائی گئی۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی مضمون "اسلامی دعوت کی ابتدائی تفصیل کا بیان" ہے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو فریضۂ رسالت کے متعلق اہم احکام دیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ آخرت کا انکار کرنے والوں کا کردار بیان کیا گیا ہے۔

جہنم کی ہولناکی کا بیان ہے اور اہلِ جہنم کے اہم جرائم بیان کیے گئے ہیں۔ جس کے مطابق وہ نماز نہیں پڑھتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، فضول بحثوں اور دین کا مذاق اڑانے میں مشغول رہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

سورت کے آخر میں قرآنِ مجید کو نظر انداز کرنے کی سزا کا بیان ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو قرآن مجید میں مبارک نام سے مخاطب کیا گیا ہے: (Second Term 23)

(a) قاسم (b) رشید (c) محمود (d) مدثر ✓

2- پہلی وحی میں سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی آیات نازل ہوئیں۔ (Second Term 23)

(a) دو (b) تین (c) پانچ ✓ (d) سات

3- سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کی پہلی سات آیات نازل ہوئیں: (Second Term 23)

(a) پہلی وحی میں (b) دوسری وحی میں ✓ (c) تیسری وحی میں (d) چوتھی وحی میں

4- اسلامی دعوت کی ابتدائی تفصیل کا بیان مرکزی مضمون ہے:

(a) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کا ✓ (b) سُوْرَةُ یُوْسُفَ

(c) سُوْرَةُ الْقَلَمِ کا (d) سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ کا

5- سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کے مطابق لوگ دوزخ میں جانے کا سبب بتائیں گے: (Second Term 23)

(a) نماز نہ پڑھنا ✓ (b) روزہ نہ رکھنا (c) زکوٰۃ نہ دینا (d) حج نہ کرنا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مکی سورت ہے۔ اس میں چھپن (56) آیات ہیں۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔ اس سورت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورۃ کا نام سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ ہے۔

2- مدثر کے معنی کیا ہیں؟

جواب: مدثر کے معنی ہیں: چادر یا لحاف اوڑھنے والے۔

3- سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کی ابتدائی آیات میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کس بات کی تلقین فرمائی گئی؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ کی ابتدائی آیات میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو فرائض نبوت سے آگاہ کیا گیا اور ان کے ادا کرنے کے لیے کمربستہ ہونے کی تلقین فرمائی گئی۔

4- سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کیا احکام دیے گئے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو فریضۂ رسالت سے متعلق اہم احکام دیے گئے ہیں۔

5- سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں لوگوں کو جہنم میں بھیجے جانے کے کیا اسباب بیان کیے گئے ہیں؟ (Final Term 23)

جواب: سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں لوگوں کو جہنم میں بھیجے جانے کے یہ اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ نماز ادا نہ کرنا، مسکینوں کو کھانا نہ کھلانا، بے کار باتوں میں مشغول رہنا اور آخرت کا انکار کرنا۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کی پہلی آیت میں قسم بیان فرمائی گئی ہے:

(الف) عید کے دن کی (ب) پیدائش کے دن کی

(ج) موت کے دن کی (د) قیامت کے دن کی ✓

(ii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے مطابق قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے:

(الف) سب لوگ (ب) متقی لوگ ✓ (ج) امیر لوگ (د) غریب لوگ

(iii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے مطابق قیامت کے دن گناہ گاروں کے چہرے ہوں گے:

(الف) بھیانک (ب) سرخ (ج) اُداس ✓ (د) جلے ہوئے

(iv) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے شروع میں دلائل دیے گئے ہیں:

(الف) قیامت کے ✓ (ب) توحید کے (ج) رسالت کے (د) تقدیر کے

(v) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں خصوصی حفاظت کا ذکر ہے:

(الف) بچوں کی (ب) قرآنِ مجید کی ✓

(ج) بوڑھوں کی (د) احادیثِ مبارکہ کی

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں اور پہلی آیت میں قیامت کے دن کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کا مرکزی مضمون "قیامت اور آخرت کی تفصیل کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- انسان مانے یا نہ مانے لیکن وہ اپنے حال سے خوب واقف ہے۔ (سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ: 14)

2- انسان جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبت کرتا ہے اور آخرت کو ادھار اور دیر سے ملنے والی چیز سمجھ کر اس سے غفلت برتتا ہے۔ (سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ: 20-21)

(iv) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کیا تسلی دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ یہ فکر نہ کریں کہ اس کلام کا کوئی حصہ بھول جائے گا یا کوئی حکم پوری طرح سمجھا نہ جائے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صرف غور سے سنتے جائیں، اس کلام کو آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینۂ مبارک میں جمع کرنا اور پھر ہر آیت اور آیت کے ہر لفظ کو سمجھانا ہمارا کام ہے۔

(v) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں آخرت کی کیا دلیل دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں آخرت کی یہ دلیل دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مر جانے والوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، کیوں کہ انسان کو پہلی مرتبہ بھی تو وہی پیدا کرتا ہے۔

3- سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں اور پہلی آیت میں قیامت کے دن کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ ہے۔

سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ کا مرکزی مضمون "قیامت اور آخرت کی تفصیل کا بیان" ہے۔
سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ کے شروع میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔
پھر قیامت کے برپا ہونے کی کیفیات اور نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔
حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ یہ فکر نہ کریں کہ اس کلام کا کوئی حصہ بھول جائے گا یا کوئی حکم پوری طرح سمجھا نہ جائے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صرف غور سے سنتے جائیں، اس کلام کو آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینہ مبارک میں جمع کرنا اور پھر ہر آیت اور آیت کے ہر لفظ کو سمجھانا ہمارا کام ہے۔
پھر اس سورت میں موت کی سختی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آخرت کے انکار کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں اس بات کی دلیل دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرجانے والوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، کیوں کہ انسان کو پہلی مرتبہ بھی تو وہی پیدا کرتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ میں کل آیات ہیں:
(a) بارہ (12) (b) اٹھارہ (18)
(c) بیس (20) **(d)** چالیس (40)

2- سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ میں دلائل بیان کیے گئے ہیں:
(a) توحید کے (b) موت کے
(c) قیامت کے واقع ہونے کے (d) قبر کے

3- سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ میں قیامت کے دن کی قسم بیان فرمائی گئی ہے:
(a) پہلی آیت میں (b) دوسری آیت میں
(c) تیسری آیت میں (d) چوتھی آیت میں

4- قیامت اور آخرت کی تفصیل کا بیان ہے:
(a) سُوْرَۃُ قٓ میں (b) سُوْرَۃُ الْمُلْکِ میں
(c) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ میں **(d)** سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ میں

5- قیامت کے دن متقی لوگوں کے چہرے ہوں گے:
(a) تروتازہ (b) ہشاش بشاش (c) خوب صورت (d) اُداس

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
جواب: سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مکی سورت ہے۔ اس میں چالیس (40) آیات ہیں۔ اس سورت میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں اور پہلی آیت میں قیامت کے دن کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ ہے۔

2- سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ کے آخر میں کس بات کی دلیل دی گئی ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ کے آخر میں اس بات کی دلیل دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرجانے والوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، کیوں کہ انسان کو پہلی مرتبہ بھی تو وہی پیدا کرتا ہے۔

3- انسان کس چیز سے محبت کرتا ہے اور کس چیز سے غفلت برتتا ہے؟
جواب: انسان جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبت کرتا ہے اور آخرت کو ادھار یا دیر سے ملنے والی چیز سمجھ کر اس سے غفلت برتتا ہے۔

4- قیامت کے دن کون سے لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے؟
جواب: قیامت کے دن متقی لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

5- سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مکی سورت ہے یا مدنی؟
جواب: سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مکی سورت ہے۔

6- قیامت کے دن گناہ گاروں کے چہرے کیسے ہوں گے؟
جواب: قیامت کے دن گناہ گاروں کے چہرے اُداس اور ڈرے ہوئے ہوں گے۔

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) دھر کا معنی ہے:
(الف) قہر (ب) شہر **(ج)** زمانہ (د) بلیہ

(ii) آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے:
(الف) تجارت **(ب)** دنیا کی محبت (ج) اولاد (د) مال و دولت

(iii) اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے:
(الف) علم حاصل کرنے (ب) سفر کرنے کے لیے
(ج) نسل بڑھانے کے لیے **(د)** امتحان کے لیے

(iv) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو تلقین کی گئی ہے
(الف) جہاد کی (ب) حج کی **(ج)** صبر اور ذکر کی (د) تبلیغ کی

(v) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے مطابق اہلِ جنت لطف اندوز ہوں گے:
(الف) خوش بودار مشروب سے (ب) ٹھنڈے پانی سے
(ج) قہوہ سے (د) دودھ سے

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
جواب: دھر کا معنی ہے: زمانہ یا وقت۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے، اسی لیے سورت کا نام سُوْرَۃُ الدَّھْرِ ہے۔ اس سورت کا ایک نام سُوْرَۃُ الْاِنْسَان بھی ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مرکزی مضمون "دنیا کی زندگی کی حقیقت اور جنت کی نعمتوں کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ 2)
2- نیک بندے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ 8)

(iv) حقیقی نیکی کون سی ہے؟
جواب: حقیقی نیکی وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جائے، جس میں آدمی کسی سے کوئی بدلہ چاہے اور نہ ہی شکریہ طلب کرے۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ 9)

(v) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے آخر میں قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے اللہ ربّ العزت کی عظمت کا بیان ہے۔

3- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مدنی سورت ہے اس میں اکتیس (31) آیات ہیں۔ دھر کا معنی ہے زمانہ یا وقت۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الدَّھْرِ ہے۔ اس سورت کا ایک نام سُوْرَۃُ الْاِنْسَان بھی ہے۔
سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مرکزی مضمون "دنیا کی زندگی کی حقیقت اور جنت کی نعمتوں کا بیان" ہے۔
سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی ایک امتحان ہے۔ اخلاص سے نیکی کرنے والوں کی صفات کا بیان ہے اور پھر جنت میں ان پر جو نوازشات ہوں گی، انھیں بیان کیا گیا ہے۔ نیک لوگ جنت میں اعلیٰ خوش بو والے مشروب سے لطف اندوز ہوں گے، وہ خود بھی پئیں گے اور دوسروں کو بھی پلائیں گے۔
حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو صبر اور ذکر فرمانے کی تلقین کی گئی ہے۔
اس سورت کے آخر میں قرآن مجید اور اس کو نازل کرنے والے اللہ ربّ العزت کی عظمت کا بیان ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے مطابق انسان کی زندگی ہے:
(a) امتحان (b) سفر
(c) کھیل (d) کچھ بھی نہیں

2- "دنیا کی زندگی کی حقیقت اور جنت کی نعمتوں کا بیان" مرکزی مضمون ہے:
(a) سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ کا (b) سُوْرَۃُ الْقَلَمِ کا
(c) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا (d) سُوْرَۃُ نُوْح کا

3- اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں:
(a) امیر لوگ **(b)** نیک بندے
(c) گناہ گار بندے (d) عاجز بندے

4- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے مطابق نیک لوگ اعلیٰ خوشبودار مشروب سے لطف اندوز ہوں گے: (First Term 23)
(a) باغ میں (b) محفل میں (c) گھر میں **(d)** جنت میں

5- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا ایک دوسرا نام بھی ہے: (First Term 23)
(a) سُوْرَۃُ الْقَلَمِ (b) سورۃ القمر
(c) سورۃ الجن **(d)** سورۃ الانسان

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
جواب: سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مدنی سورت ہے۔ اس میں اکتیس آیات ہیں۔ دھر کا معنی ہے: زمانہ یا وقت۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے، اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الدَّھْرِ ہے۔ اس سورت کا ایک نام سُوْرَۃُ الْاِنْسَان بھی ہے۔

2- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے شروع مین کیا بتایا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی ایک امتحان ہے۔ اخلاص سے نیکی کرنے والوں کی صفات کا بیان ہے اور پھر جنت میں ان پر جو نوازشات ہوں گی، انھیں بیان کیا گیا ہے۔

3- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مرکزی مضمون تحریر کریں۔ (Final Term 23)
جواب: سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مرکزی مضمون "دنیا کی زندگی کی حقیقت اور جنت کی نعمتوں کا بیان" ہے۔

4- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کس بات کی تلقین کی گئی ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الدَّھْرِ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو صبر اور ذکر فرمانے کی تلقین کی گئی ہے۔

5- نیکی اور گناہ سے بچنے کا ارادہ کس کی توفیق سے ممکن ہے؟
جواب: نیکی اور گناہ سے بچنے کا ارادہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہے۔

6- اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں کیوں بھیجا ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ میں مرسلات سے مراد ہیں:
(الف) ہوائیں (ب) فرشتے
(ج) انبیائے کرام علیہم السلام (د) جنات

(ii) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کا مرکزی مضمون ہے:
(الف) نبوت کے احوال (ب) غزوات کے احوال
(ج) قیامت کے احوال (د) ہجرت کے احوال

(iii) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ میں ہواؤں کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے:
(الف) قیامت کی (ب) جنت کی (ج) جہنم کی (د) موت کی

(iv) انسان کو ایمان پر آمادہ کرنے والی سب سے بڑی دلیل ہے:
(الف) ہوائیں (ب) فرشتے (ج) زمین و آسمان **(د)** قرآن مجید

(v) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کے مطابق دوزخ میں جانے کی ایک بڑی وجہ انکار ہے:
(الف) آخرت کا (ب) انبیائے کرام علیہم السلام کا
(ج) اولیا کرام کا (د) علما کرام کا

2- مختصر جواب دیجیے:

(i) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
جواب: مُرْسَلٰت کا معنی ہے بھیجی ہوئی ہوائیں۔ اس سورت کی ابتدائی آیات میں ہواؤں کی قسمیں کھا کر آخرت کے اَحوال بیان ہوئے ہیں۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کا مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کا مرکزی مضمون "قیامت کے دن کے احوال کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- ہوائیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی دلاتی ہیں اور اس کے عذاب سے ڈراتی بھی ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ: 1-6)

-2 قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے جو انسان کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے۔
(سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ: 50)

(iv) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں کون سی آیت دس مرتبہ آئی ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں یہ آیت دس مرتبہ آئی ہے:
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

(v) اس آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں: وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
جواب: ترجمہ: اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

-3 سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: مُرْسَلٰتِ کا معنی ہے بھیجی ہوئی ہوائیں۔ اس سورت کی ابتدائی آیات میں ہواؤں کی قسمیں کھا کر آخرت کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ ہے۔
سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کا مرکزی مضمون "قیامت کے دن کے احوال کا بیان" ہے۔
سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کے شروع میں ہواؤں کی قسموں کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے جسے قیامت کے واقع ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جو اللہ ہواؤں کو چلانے، انھیں قابو میں رکھنے، ان کے ذریعہ بادلوں کو پھیلانے اور سفر کروانے اور ان کے ذریعہ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے، وہ اللہ قیامت کے دن کو قائم کرنے اور اس دن حساب و کتاب برپا کرنے پر بھی قادر ہے۔
اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بیان ہے اور یہ ایک آیت دس مرتبہ دہرائی گئی ہے:
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
ترجمہ: "اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے"۔
اس سورت میں اہل جہنم کی سزاؤں اور نیک لوگوں کے لیے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ جہنم میں جانے کی ایک بڑی وجہ آخرت کا انکار ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 مُرْسَلٰت کا معنی ہے: (First Term 24)
(a) تیز ہوائیں **(b)** بھیجی ہوئی ہوائیں
(c) ٹھنڈی ہوائیں (d) گرم ہوائیں

-2 ہواؤں کو قیامت کی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے: (Second Term 23)
(a) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں (b) سورۃ الدھر میں
(c) سورۃ القیامۃ میں (d) سورۃ المدثر میں

-3 سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں نیک لوگوں کے لیے تذکرہ ہے:
(a) جنت کی نعمتوں کا (b) خوشیوں کا
(c) دولت کا (d) دنیاوی نعمتوں کا

-4 سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں جس عقیدہ پر زور دیا گیا ہے: (Second Term 23)
(a) توحید (b) رسالت **(c)** آخرت (d) ختم نبوت

-5 آخرت کا انکار کرنے والوں کی ہلاکت کا بار بار ذکر ہے: (Second Term 23)
(a) سورۃ المدثر میں (b) سورۃ القیامۃ میں
(c) سورۃ الدھر میں **(d)** سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
جواب: سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مکی سورت ہے۔ اس میں پچاس (50) آیات ہیں۔ مُرْسَلٰتِ کا معنی ہے بھیجی ہوئی ہوائیں۔ اس سورت کی ابتدائی آیات میں ہواؤں کی قسمیں کھا کر آخرت کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ ہے۔

-2 سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کے شروع میں کیا بیان ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کے شروع میں ہواؤں کی قسمیں بیان فرما کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے جسے قیامت کے واقع ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

-3 سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں آخرت کا انکار کرنے پر اللہ تعالیٰ کا کیا بیان ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں آخرت کا انکار کرنے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بیان ہے۔ یہ ایک آیت دس مرتبہ دہرائی گئی ہے۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

-4 جہنم میں جانے کی ایک بڑی وجہ کون سی ہے؟
جواب: جہنم میں جانے کی ایک بڑی وجہ آخرت کا انکار ہے۔

-5 کون سا دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے؟
جواب: آخرت کا دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

-6 اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کو قائم کرنے اور اس دن حساب و کتاب کرنے پر قادر کیسے ہے؟
جواب: جو اللہ ہواؤں کو چلانے، انھیں قابو میں رکھنے، ان کے ذریعہ بادلوں کو پھیلانے، سفر کروانے اور ان کے ذریعہ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے، وہ اللہ قیامت کے دن کو قائم کرنے اور اس دن حساب و کتاب کرنے پر بھی قادر ہے۔

-7 بامحاورہ ترجمہ کریں۔
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ O
جواب: ترجمہ: پھر وہ اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟

سُوْرَةُ يُوْسُف

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔
(i) یہود نے بنی اسرائیل کے بارے میں سوال کیا تھا:
(الف) رومیوں کے ذریعے (ب) مسیحیوں کے ذریعے
(ج) مسلمانوں کے ذریعے **(د)** مشرکین کے ذریعے

(ii) قرآن مجید میں سب سے احسن قصہ قرار دیا گیا ہے:
(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ (ب) حضرت اسحاق علیہ السلام کا واقعہ
(ج) حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

(iii) نیکی کرنا ممکن نہیں:
(الف) دولت کے بغیر (ب) تسبیح کے بغیر
(ج) اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر (د) وضو کے بغیر

(iv) بُرا سلوک کرنے والوں کے ساتھ ہمارا ردِ عمل ہونا چاہیے:
(الف) بدزبانی کرنی چاہیے (ب) انتقام لینا چاہیے
(ج) بدلہ لینا چاہیے **(د)** معاف کر دینا چاہیے

(v) حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات معلوم ہوئے:
(الف) وحی کے ذریعے (ب) تورات کے ذریعے
(ج) انجیل کے ذریعے (د) خواب کے ذریعے

-2 مختصر جواب دیجیے۔
(i) سُوْرَةُ يُوْسُفَ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟
جواب: سُوْرَةُ يُوْسُفَ قرآن مجید کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔ اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین قصہ قرار دیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ يُوْسُفَ رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ يُوْسُفَ کا مرکزی مضمون بیان کریں۔
جواب: سُوْرَةُ يُوْسُفَ کا مرکزی مضمون "حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے مشکل دور اور عروج کے زمانے کا بیان" ہے۔

(iii) سُوْرَةُ يُوْسُفَ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر برائیوں سے بچنا ممکن نہیں۔ (سُوْرَةُ يُوْسُفَ: 33)
-2 ہمیں اپنے والدین کی عزت اور احترام کرنا چاہیے، جو انبیاء کرام علیہم السلام کا مبارک طریقہ ہے۔ (سُوْرَةُ يُوْسُفَ: 99)

(iv) سُوْرَةُ يُوْسُفَ سے حسد کے بارے میں کیا رہنمائی ملتی ہے؟
جواب: سُوْرَةُ يُوْسُفَ میں بتایا گیا ہے کہ حسد ایک ایسی برائی ہے جو انسان کو بڑے بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہے۔ (سُوْرَةُ يُوْسُفَ: 8 تا 17)

(v) ہمیں اپنی تدبیر کے ساتھ ساتھ کس چیز پر بھروسا رکھنا چاہیے؟
جواب: ہمیں اپنی تدبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت پر بھروسا کرنا چاہیے۔
(سُوْرَةُ يُوْسُفَ: 67)

-3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
تِلْكَ	یہ، وہ	نَحْنُ	ہم
عَدُوٌّ	دشمن	اَلشَّمْسُ	سورج
اَلْقَمَرُ	چاند	اَحَدَ عَشَرَ	گیارہ
رَبُّكَ	آپ کا رب		

-4 درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔
-i نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ
جواب: ترجمہ: ہم آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سے ایک بہترین قصہ بیان فرماتے ہیں جو ہم نے اس قرآن کے ذریعہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی طرف وحی فرمایا ہے۔
-ii يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝
جواب: ترجمہ: اے میرے ابا جان! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

-3 سُوْرَةُ يُوْسُفَ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: سُوْرَةُ يُوْسُفَ قرآن مجید کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔ اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین قصہ قرار دیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ يُوْسُفَ رکھا گیا ہے۔
یہود نے مشرکین مکہ کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا کہ بنی اسرائیل کنعان سے مصر کیسے پہنچے؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سُوْرَةُ يُوْسُفَ نازل فرمائی۔ سُوْرَةُ يُوْسُفَ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا پورا واقعہ ایک ہی تسلسل میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔
سُوْرَةُ يُوْسُفَ کا مرکزی مضمون "حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے مشکل دور اور عروج کے زمانے کا بیان" ہے۔
سُوْرَةُ يُوْسُفَ میں بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کیسے کنعان سے نکل کر مصر پہنچے۔ مصر میں بنی اسرائیل کئی سالوں تک عیش و آرام سے رہے۔
اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کو اتنی تفصیل کے ساتھ بیان فرما کر کافروں پر ایک حجت قائم فرما دی جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ ان پر یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ اس واقعہ کا علم ہونے کا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا، لہٰذا یہ تفصیل آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو وحی کے علاوہ کسی اور طریقے سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔
اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اور بُرے لوگوں کی چالیں اور سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔
حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں زندگی کے بہت سے گوشوں مثلاً ایمانیات، ذکر، صبر، شکر، حیا، اخلاص، حسنِ سلوک، ہمدردی، درگزر، گھریلو زندگی، تجارت اور حکومت وغیرہ تک کے بارے میں رہنمائی عطا کی گئی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 سُوْرَةُ يُوْسُفَ میں آیات ہیں:
(a) سو (100) (b) ایک سو تین (103)
(c) ایک سو گیارہ (111) (d) ایک سو پندرہ (115)

-2 اللہ تعالیٰ نے بہترین قصہ قرار دیا ہے: (Second Term 23)
(a) حضرت آدم علیہ السلام (b) حضرت نوح علیہ السلام
(c) حضرت موسیٰ علیہ السلام **(d)** حضرت یوسف علیہ السلام

-3 کون سی برائی انسان کو بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہے؟
(a) حسد (b) بغض (c) کینہ (d) فساد

-4 ہمیں حادثات اور نقصانات پر کرنا چاہیے:
(a) افسوس (b) شور (c) ماتم **(d)** صبر

9. جو شخص ہمارے ساتھ برا سلوک کرے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اس کو
(a) بدلہ لیں (b) معاف کر دیں
(c) نقصان پہنچائیں (d) بھلا دیں

PEC کے گزشتہ بورڈ امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم، سالانہ) کے بار بار پوچھے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔
1. سورۃ یوسف کا مختصر تعارف بیان کریں۔
جواب: سورۃ یوسف مکی سورت ہے۔ اس میں ایک سو گیارہ (111) آیات ہیں۔ سورۃ یوسف قرآن مجید کی بارھویں پارے کی سورت ہے۔ اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ یوسف رکھا گیا ہے۔
2. اللہ تعالیٰ نے کس واقعہ کو احسن القصص قرار دیا ہے؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے احسن القصص قرار دیا ہے۔
3. یہودیوں نے مشرکین مکہ کے ذریعے حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ سے کیا سوال پوچھا؟
جواب: یہودیوں نے مشرکین مکہ کے ذریعے حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ بنی اسرائیل کنعان سے مصر کیسے پہنچے؟
4. اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف کب نازل فرمائی؟
جواب: جب یہودیوں نے مشرکین مکہ کے ذریعے حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ بنی اسرائیل کنعان سے مصر کیسے پہنچے؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف نازل فرمائی۔
5. سورۃ یوسف کی ایک خصوصیت بیان کریں۔
جواب: سورۃ یوسف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ ایک ہی تسلسل میں تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا گیا ہے۔
6. سورۃ یوسف کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سورۃ یوسف کا مرکزی مضمون حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے مشکل دور اور ان کے عروج کا بیان ہے۔
7. سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے؟
جواب: سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایک ایمان رکھنے والا ... مشکلوں میں صبر سے کام لیتا ہے۔
8. انسان کا کھلا دشمن کون ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔
9. إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔ (Final Term 23)
جواب: ترجمہ: بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

(حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا تکلیف دہ دور)

حل مشقی سوالات

1. درست جواب کی نشاندہی کریں۔
(i) حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد ہیں
(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام
(ج) حضرت اسحاق علیہ السلام (د) حضرت [illegible] علیہ السلام
(ii) حضرت یعقوب علیہ السلام کے دادا ہیں
(الف) حضرت صالح علیہ السلام (ب) حضرت [illegible] علیہ السلام
(ج) حضرت اسماعیل علیہ السلام (د) حضرت [illegible] علیہ السلام
(iii) حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا جاتا ہے
(الف) اسرائیل (ب) میکائیل (ج) اسرافیل (د) [illegible]
(iv) حضرت یعقوب علیہ السلام کے کل بیٹے تھے
(الف) دس (ب) گیارہ (ج) بارہ (د) [illegible]
(v) حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں ستارے دیکھے
(الف) نو (ب) دس (ج) گیارہ (د) [illegible]
(vi) حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا
(الف) دشمنوں نے (ب) دوستوں نے
(ج) بھائیوں نے (د) قافلے والوں نے
(vii) حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا
(الف) بڑے بھائی نے (ب) [illegible] نے
(ج) عزیز مصر نے (د) قافلے والوں نے
(viii) حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام بنا کر لے جایا گیا
(الف) کنعان (ب) مصر (ج) [illegible] (د) [illegible]
(ix) عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دعوت دی
(الف) کھانے کی (ب) برائی کی (ج) شراب کی (د) [illegible]
(x) حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں داخل کیے گئے
(الف) دو بھائی (ب) دو نوجوان (ج) دو وزیر (د) [illegible]

2. مختصر جواب دیجیے۔
(i) بنی اسرائیل کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟
جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو "بنی اسرائیل" کہا جاتا ہے۔
(ii) حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو کیا خواب سنایا؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سورج، چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔
(iii) حضرت یوسف علیہ السلام مصر کیسے پہنچے؟
جواب: قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال کر فروخت کرنے کے لیے غلام بنا لیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر لے گئے۔
(iv) حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں کیوں ڈالے گئے؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے برائی کی بجائے قید میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ عزیز مصر نے عورتوں کا حال دیکھ کر یہی طے کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کچھ عرصے کے لیے جیل بھیج دیا جائے۔
(v) حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف کا زمانہ کیسے گزارا؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف کے زمانہ میں صبر سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور اس کے حکموں کو پورا کرتے رہے۔ وہ کبھی زبان پر شکایت نہ لائے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انھیں زبردست عروج عطا فرمایا۔
3. حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے تکلیف دہ دور پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام خوب صورت بھی تھے اور خوب سیرت بھی۔ ... حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ...

دوسرے بھائیوں کا خیال تھا کہ ہم جوان ہیں اور اپنے والد کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے والے ہیں لیکن ہمارے والد کو ہم سے زیادہ یوسف سے محبت ہے۔ بھائیوں نے مشورہ کیا کہ ہمیں یوسف کو قتل کر دینا چاہیے یا کسی دور جگہ پھینک آنا چاہیے تاکہ ہمارے والد کی توجہ یوسف سے ہٹ کر ہماری طرف ہو جائے۔ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو لے کر جنگل چلے گئے۔ بڑے بھائی یہودا نے سب کو مشورہ دیا کہ یوسف کو قتل نہ کریں بلکہ انھیں ایک گہرے کنویں میں ڈال دو۔ چنانچہ انھوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے جنگل میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک گہرے کنویں میں پھینک دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں تنہا تھے۔ ایک قافلہ وہاں سے گزرا۔ قافلے والوں نے اپنے ایک آدمی کو پانی لانے کے لیے بھیجا۔ اس شخص نے پانی بھرنے کے لیے کنویں میں ڈول ڈالا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ڈول میں بیٹھ گئے۔

قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر لے گئے۔ عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اونچی قیمت میں خرید لیا۔ عزیز مصر نے اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو عزت و اکرام سے رکھنا شاید یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچے تو خوب صورتی میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ایک دن زلیخا نے گھر کے تمام دروازے بند کر لیے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو برائی کی دعوت دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی اور دروازے کی طرف دوڑے۔ جب دونوں دروازے کے پاس پہنچے تو وہاں انھوں نے عزیز مصر کو کھڑا ہوا پایا۔ شوہر کو دیکھتے ہی زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر برائی کا الزام لگایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً انکار کیا اور فرمایا یہ عورت مجھے برائی کی دعوت دے رہی تھی۔ عزیز مصر کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ اس پر زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ یوسف علیہ السلام کی قمیص کو دیکھا جائے اگر وہ سامنے سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف علیہ السلام جھوٹے ہیں اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف علیہ السلام سچے ہیں۔ جب ان کی قمیص کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اس پر عزیز مصر نے زلیخا کو ڈانٹا اور کہا کہ تم ہی گناہ گار ہو لہٰذا اپنے گناہ کی معافی مانگو۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے برائی کی بجائے قید میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ عزیز مصر نے عورتوں کا حال دیکھ کر یہی طے کیا کہ یوسف علیہ السلام کو کچھ عرصے کے لیے جیل بھیج دیا جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو نوجوان بھی جیل میں داخل کیے گئے۔ یہ دونوں مصر کے بادشاہ کے ملازم تھے۔ ان میں سے ایک بادشاہ کو شراب پلانے والا تھا اور دوسرا روٹی پکانے والا تھا۔ ان دونوں پر بادشاہ کو زہر دینے کا الزام تھا۔ بادشاہ کو شراب پلانے والے نے خواب دیکھا کہ بادشاہ کے لیے شراب بنا رہا ہے۔ جب کہ دوسرے نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ کے لیے روٹیاں پکا کر سر پر رکھے ہوئے ہے اور پرندے اس کے سر پر سے نوچ کر کھا رہے ہیں۔ دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے خواب سنائے اور ان کی تعبیر پوچھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان نوجوانوں کو تسلی دی کہ میں جلد تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتاتا ہوں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے دونوں نوجوانوں کو توحید یعنی ایک اللہ تعالیٰ کو ماننے اور شرک سے بچنے کی دعوت دی۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے خوابوں کی تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ کو شراب پلانے والا آزاد کر دیا جائے گا اور دوبارہ بادشاہ کی خدمت کرے گا۔ جب کہ روٹی پکانے والے کو سولی دے دی جائے گی اور پرندے اس کے سر کو نوچ کر کھائیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو شراب پلانے والے سے فرمایا کہ وہاں جا کر اپنے بادشاہ سے میرا ذکر کرنا لیکن وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر بادشاہ سے کرنا بھول گیا۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں کئی سال رہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا اب تک جو دور ہم نے پڑھا ہے وہ تکلیفوں سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن ان تکلیفوں میں حضرت یوسف علیہ السلام نے صبر سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور اس کے حکموں کو پورا کرتے رہے۔ وہ کبھی زبان پر شکایت نہ لائے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انھیں زبردست عروج عطا فرمایا۔

معروضی سوالات

PEC کے گزشتہ بورڈ امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم، سالانہ) کے بار بار پوچھے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔
1. بنی اسرائیل کہا جاتا ہے (Final Term 23)
(a) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو (b) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو
(c) حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو (d) حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد کو
2. حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی آپ علیہ السلام سے دشمنی کی وجہ تھی (Second Term 23)
(a) غرور (b) جہالت (c) حسد (d) نفرت
3. مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فرشتہ قرار دیا (Final Term 23)
(a) سادگی کی وجہ سے (b) خوب صورتی کی وجہ سے
(c) عبادت کی وجہ سے (d) تقویٰ کی وجہ سے
4. حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس روکنے کے لیے ان کے سامان میں ڈال دیا (Second Term 23)
(a) بادشاہ کا تھیلا (b) بادشاہ کا تاج
(c) بادشاہ کا پیالہ (d) بادشاہ کا لباس
5. حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عروج عطا فرمایا (Final Term 23)
(a) محنت کے بدلے میں (b) سادگی کے بدلے میں
(c) شجاعت کے بدلے میں (d) صبر کے بدلے میں

PEC کے گزشتہ بورڈ امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم، سالانہ) کے بار بار پوچھے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔
1. اسرائیل کا معنی کیا ہے؟ (Final Term 23)
جواب: اسرائیل کا معنی ہے اللہ کا بندہ۔
2. بنی اسرائیل کا مختصر تعارف لکھیے۔
جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے خاندان کے ساتھ کنعان میں آباد تھے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعے مصر پہنچے۔ پھر ان کی کئی نسلیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک مصر میں آباد رہیں۔
3. حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی رات کے وقت روتے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے۔
4. حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے کون سے تھے؟
جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔

5- حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں خوابوں کی تعبیر بتانے اور باتوں کی تہ تک پہنچنے کی صلاحیت دینے والا ہے۔

6- حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب سننے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کو کیا تلقین فرمائی؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ تلقین فرمائی کہ اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔

7- یہودا نے سب کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: یہودا نے سب کو مشورہ دیا کہ یوسف علیہ السلام کو قتل نہ کرو، انھیں ایک گہرے کنوئیں میں ڈال دو۔

8- عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کتنی قیمت میں خریدا؟ (Final Term 23)

جواب: عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مہنگی قیمت میں خریدا۔

9- عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیوں خریدا؟ (Final Term 23)

جواب: عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اس لیے خریدا کہ شاید آپ علیہ السلام ان کو فائدہ پہنچائیں یا وہ آپ علیہ السلام کو اپنا بیٹا بنا لیں۔

10- مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر پھل کیسے کاٹے؟ (Final Term 23)

جواب: مصر کی عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام کی خوب صورتی کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ انھوں نے پھل کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے اور کہا کہ یہ انسان نہیں بلکہ ایک نہایت معزز فرشتہ ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

(حضرت یوسف علیہ السلام کا عروج)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) حضرت یوسف علیہ السلام آہستہ آہستہ مصر میں بن گئے:
(الف) بڑے تاجر (ب) بڑے عالم **(ج)** بااختیار شخصیت (د) سیاسی رہنما

(ii) حضرت یوسف علیہ السلام کی تدبیر سے بڑی مقدار میں غلہ موجود تھا:
(الف) شام میں (ب) فلسطین میں (ج) عراق میں **(د)** مصر میں

(iii) حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر گئے تھے:
(الف) غلہ لینے (ب) سیر کرنے (ج) تجارت کرنے (د) اپنے بھائی سے ملنے

(iv) حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں اپنے بھائیوں سے سلوک کیا:
(الف) مہمان نوازی کی (ب) سزا دلوائی (ج) قید میں ڈال دیا (د) خالی ہاتھ بھیج دیا

(v) حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی کا نام تھا:
(الف) یہودا (ب) کنعان (ج) میکائیل **(د)** بنیامین

(vi) حضرت یوسف علیہ السلام نے چھوٹے بھائی کو روکنے کے لیے چھپا دیا:
(الف) قیمتی سوتی **(ب)** قیمتی پیالہ (ج) قیمتی ہیرا (د) قیمتی لباس

(vii) حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی میں کھو دی:
(الف) یادداشت (ب) دولت **(ج)** بینائی (د) صحت

(viii) حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے لیے بھجوائی:
(الف) اپنی چادر (ب) اپنی جائے نماز **(ج)** اپنی قمیص (د) اپنی [illegible]

(ix) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں:
(الف) اہلِ ایمان (ب) منافق **(ج)** کافر (د) ابرار

(x) مصر آمد پر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو بٹھایا:
(الف) فرش پر (ب) کرسی پر (ج) قالین پر **(د)** تخت پر

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) حضرت یوسف علیہ السلام جیل سے کیسے نکالے گئے؟

جواب: مصر کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا۔ بادشاہ نے اپنے وزیروں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی، وزیروں نے کہا ہم ایسے خواب کی تعبیر نہیں جانتے۔ اس پر بادشاہ کے آزاد ہو جانے والے خادم کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے، وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جیل پہنچا اور انھیں بادشاہ کا خواب سنا کر تعبیر پوچھی۔ خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بتائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فوراً اپنے پاس بلوایا۔ تب حضرت یوسف علیہ السلام جیل سے نکل کر بادشاہ کے پاس تشریف لائے۔

(ii) حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو الگ الگ دروازوں سے داخل ہونے کو کیوں کہا؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ گیارہ جوان بھائیوں کو ایک ساتھ مصر میں داخل ہوتا دیکھ کر کوئی ان سے حسد نہ کرے یا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم حاصل تھا اس کی بنا پر آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ تم سب مصر میں ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا۔ بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔

(iii) حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو اپنے پاس کیسے روکا؟

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے تھیلے میں اپنا قیمتی پیالہ جس سے آپ [illegible] رکھوا دیا۔ پھر بادشاہ کے محافظوں میں سے ایک نے آ کر کہا کہ تم چور ہو۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے تلاشی لینا شروع کی۔ پہلے اپنے بڑے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ آخر میں بنیامین کے سامان کی تلاشی لی اور اس کے تھیلے سے پیالہ نکال لیا۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

(iv) حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کیسے واپس آئی؟

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کی بینائی لوٹا دی۔

(v) مصر میں کتنے سال قحط اور کتنے سال خوش حالی رہی؟

جواب: مصر میں سات سال قحط اور سات سال خوش حالی رہی۔

3- حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ عروج پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام ابھی جیل میں ہی تھے کہ مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز خوشے ہیں اور سات خشک خوشے ہیں۔ بادشاہ نے اپنے وزیروں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ انھوں نے کہا یہ پریشان کر دینے والا خواب ہے اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اس پر بادشاہ کے آزاد ہو جانے والے خادم کو حضرت یوسف علیہ السلام

یاد آ گئے۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو اس خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے۔ پھر وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جیل میں پہنچا اور انھیں بادشاہ کا خواب سنایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ سات سال خوب محنت سے کھیتی باڑی کرو گے، خوب غلہ ہوگا اور خوش حالی رہے گی۔ ساتھ ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے تدبیر بھی بتائی کہ جو غلہ کاٹو تھوڑا استعمال کرو باقی خوشوں میں رہنے دو تا کہ اناج دیر تک محفوظ رہے۔ پھر فرمایا کہ خوش حالی کے ان سات سالوں کے بعد قحط کے سات سال آئیں گے۔ جس میں یہ بچا ہوا اناج کام آئے گا۔ ان سات سالوں کے بعد دوبارہ بارشیں ہوں گی اور قحط دور ہو جائے گا۔

خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بتائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فوراً اپنے پاس بلوایا۔ جب بادشاہ کا پیغام لے کر قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے فرمایا کہ پہلے بادشاہ سے کہو کہ وہ معلوم کرے کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنھوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے تھے۔

بادشاہ نے ان عورتوں کو بلا کر پوچھ گچھ کی تو زلیخا نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی کا اعتراف کیا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس تشریف لائے بادشاہ نے آپ کو بہت پسند کیا اور اپنا معتمد خاص بنانا چاہا۔ اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانوں کا ذمہ دار بنا دو کیوں کہ میں علم بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا خاص وزیر بنا لیا۔ یوں رفتہ رفتہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی ایک صاحب اختیار شخصیت بن گئے۔

جلد ہی نہ صرف مصر بلکہ دور دراز کے علاقوں تک حضرت یوسف علیہ السلام کی رحم دلی اور سستی قیمت میں غلہ دینے کی شہرت ہو گئی۔ جب یہ شہرت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں تک پہنچی کہ عزیزِ مصر سستی قیمت میں لوگوں کو غلہ دے رہے ہیں تو آپ علیہ السلام کے بھائی بھی غلہ خریدنے کے ارادے سے مصر پہنچے۔ جب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انھیں دیکھتے ہی پہچان لیا لیکن بھائی انھیں نہ پہچان سکے۔

بھائی دوبارہ مصر آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے درخواست کی کہ ہمارے خاندان والوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ ہمارے پاس رقم بھی پوری نہیں ہے۔ ہمیں تھوڑی قیمت کے بدلے میں پورا غلہ عطا فرما دیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنے بھائیوں کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو حقیقت سے آگاہ فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمھیں یاد ہے کہ تم نے اپنی نادانی میں اپنے بھائی یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے جب یہ سنا تو حیرت سے بولے تو کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں یوسف ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا اور یقیناً اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے بھائیوں کے لیے بخشش کی دعا مانگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ میری قمیص لے جاؤ اور اس کو میرے والد محترم کے چہرے پر ڈال دو۔ اس سے ان کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا کہ والدین اور تمام گھر والوں کو لے کر آپ سب میرے پاس مصر آ جائیں۔

بہرحال کچھ ہی دنوں میں قافلہ کنعان پہنچ گیا۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کی بینائی لوٹا دی۔

جب قافلہ مصر کے قریب آیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر سے باہر نکل کر اپنے گھر والوں کا استقبال کیا اور فرمایا کہ امن و سکون کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے ماں باپ اور گیارہ بھائی سب کے سب حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے سجدہ میں چلے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام پکار اٹھے کہ ابا جان اللہ تعالیٰ نے میرے خواب کو سچ کر دکھایا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت یوسف علیہ السلام ابھی جیل میں ہی تھے کہ مصر کے ______ نے خواب دیکھا۔
(a) کسان نے **(b)** بادشاہ نے (c) درزی نے (d) وزیر نے

2- خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بتائی تو وہ ہوا بہت:
(a) ناراض (b) غصہ **(c)** خوش (d) بیمار

3- بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا خاص بنا لیا:
(a) وزیر (b) مشیر (c) نگران (d) محافظ

4- بادشاہ نے کن کو بلا کر پوچھ گچھ کی؟
(a) کسانوں کو **(b)** عورتوں کو (c) غلاموں کو (d) وزیروں کو

5- بادشاہ کے محافظوں میں سے ایک نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے کہا تم:
(a) ڈاکو ہو **(b)** چور ہو (c) قاتل ہو (d) فسادی ہو

6- حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ کوئی نہ کرے:
(a) بھروسا **(b)** حسد (c) چوری (d) قتل

7- حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کی روشنی میں بتائیے کہ موجودہ دور کے مسائل میں ہمارا طرزِ عمل ہونا چاہیے: (Final Term 23)
(a) اپنی طاقت کا اظہار کرنا **(b)** اللہ پر بھروسہ کرنا
(c) وسائل جمع کرنا (d) گوشہ نشینی اختیار کرنا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کیوں کر دیا؟

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا تا کہ حق واضح ہو سکے۔ انھوں نے فرمایا کہ پہلے بادشاہ سے کہو کہ وہ معلوم کرے کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنھوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے تھے۔

2- حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانوں کا ذمہ دار بنا دو کیوں کہ میں علم بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔

3- حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی صاحب اختیار شخصیت کیسے بنے؟

جواب: جیل سے رہائی کے بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا خاص وزیر بنا لیا۔ یوں رفتہ رفتہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی ایک صاحب اختیار شخصیت بن گئے۔

4- حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے کیسا سلوک کیا؟

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی اچھی مہمان نوازی کی اور ان کے سامان کے ساتھ